بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم ٭ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P. 67

بجرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید
پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد

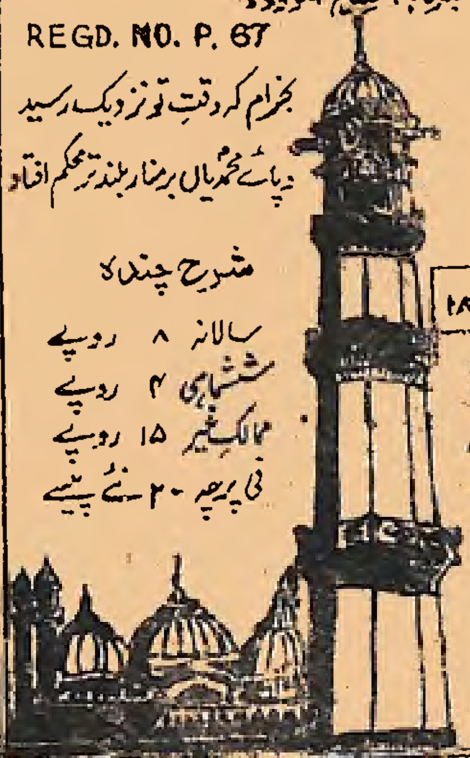

شرح چندہ
سالانہ ۸ روپے
ششماہی ۴ روپے
ممالک غیر ۱۵ روپے
فی پرچہ ۲۰ نئے پیسے

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly Badr Qadian

جلد ۱۸ ● شمارہ ۱۸

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۹ شہادت (اپریل)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ ایک ہفتہ سے اخبار الفضل یہاں موصول نہیں ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ اور تمام جماعت کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے آمین۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ قادیان میں خیریت سے ہیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب ۲۴ شہادت کو ۲½ بجے دوپہر اڑیسہ کے تبلیغی و تربیتی دورہ کے لئے تشریف لے گئے اور دو روز بعد کلکتہ میں بخیریت پہنچنے کی اطلاع موصول ہوئی تھی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو آمین ——!

● —— نظارت دعوت و تبلیغ کے ایک مخلص کارکن مکرم بابو فہیم اللہ صاحب عرصہ ایک ماہ سے امرتسر وی۔جے ہسپتال میں داخل ہو کر زیرِ علاج ہیں۔ احباب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں ٭

۱۳ صفر ۱۳۸۹ ہجری | یکم ہجرت ۱۳۴۸ ہش | یکم مئی ۱۹۶۹ عیسوی

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں جماعت ہائے احمدیہ کی بیسویں سالانہ کانفرنس میں

گورنر جنرل سیرالیون کی شمولیت اور حقیقت افروز تقریر

"دورِ جدید میں اسلام کے کردار کے بارے میں مَیں نے جماعت احمدیہ سے بہت کچھ سیکھا ہے!"

"جماعت کی ایک امتیازی خصوصیت جس کا اِس مُلک کی اکثریت کو اعتراف ہے، آپ کے مبلّغین کرام کا انکسار، جذبۂ ایثار اور احساسِ فرض ہے!!" (گورنر جنرل)

● —— سیرالیون مغربی افریقہ میں جماعت ہائے احمدیہ کی بیسویں سالانہ کانفرنس بتاریخ ۷-۸-۹ فروری ۱۹۶۹ء کو بو شہر میں پہلے سے زیادہ کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی۔ پروگرام، حاضری، سرکاری حکام اور معززین کی شمولیت، معیاری انتظام و انصرام وغیرہ ہر پہلو سے بفضلہ تعالیٰ یہ کانفرنس بڑی کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی۔ اس کانفرنس کو ایک بڑی خصوصیت یہ بھی حاصل ہوئی کہ اس کے افتتاحی اجلاس میں سیرالیون کے گورنر جنرل جسٹس بانجا تیجان سی نے بنفسِ نفیس شمولیت کی اور اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کی اسلامی اور تعلیمی خدمات کو سراہا اور کانفرنس میں اپنی شمولیت پر فخر و انبساط کے جذبات کا اظہار کیا۔ قارئینِ بدر کے علم اور استفادہ کے لئے آپ کے اِس حقیقت افروز خطاب کا ترجمہ ذیل میں شائع کیا جاتا ہے:-

آپ نے فرمایا:-

"آج اپنے آپ کو آپ حضرات کے درمیان پاکر مجھے بے حد مسرت ہے۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ مجھے آپ کی سالانہ کانفرنس کی صدارت کا شرف ملا ہے۔ اِس مُلک میں احمدیہ مشن کے قیام کے بعد سے اب تک اس کی ترقیات و فتوحات کا مَیں دلچسپی سے مطالعہ کرتا رہا ہوں۔ اگر سب کے سب نہیں تو اکثر مبلّغین کرام سے میرے دوستانہ مراسم رہے ہیں۔

اس گہرے ربط و ضبط کے دوران دورِ جدید میں اسلام کے کردار کے بارے میں مَیں نے جماعتِ احمدیہ سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ آپ کی جماعت اسلام کی تعلیمات کی جس مفکرانہ اور مستحکم انداز سے تشریح و توضیح کرتی ہے اس سے مَیں بہت متاثر ہوا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کی جماعت نے اسلامی علوم کی مشعل کو پھر علماء کی محرابوں سے نکال کر عوام کے ہاتھوں تک پہنچایا ہے۔ آپ لوگ اِسلامی تعلیمات میں جو ہم سب کو بے حد عزیز ہیں نئی زندگی اور قوت بخش رُوح پھونک رہے ہیں۔ اسلام صلح کا دین ہے۔ اس پہلو پر آپ کی جماعت نے بجا طور پر زور دے کر اسلام کی اخلاقی قدروں کو اُجاگر کیا ہے۔

آپ کی جماعت مذہب کے قدیم تصوّر کو عصرِ حاضر کے جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کا پیغام دیتی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ احمدیت اسلام کو بدلنا چاہتی ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ تحریکِ احمدیت نے یہ ثابت کر دیا ہے اور ثابت کر رہی ہے کہ اسلام اپنے دامن میں جدید دور میں ہر قسم کی صورتِ حال کے لئے روحانی اقدار کا خزانہ محفوظ رکھتا ہے۔ بالفاظِ دیگر جماعت احمدیہ ہم سے مطالبہ کرتی ہے کہ ہم اسلامی تعلیمات کی گہرائیوں پر اپنی توجہ مرتکز کریں تا ہمیں ایمان اور یقین کی قوت حاصل ہو۔ اور ہماری زندگیاں روحانی ارتقاء سے ہمکنار ہوں اور اس طرح انسانی اخوت اور محبت کا بول بالا ہو۔

آپ کی جماعت اپنی عالمگیر تبشیر کے ذریعہ انسانیت کی اس روح کا بہترین رنگ میں پرچار کر رہی ہے جس کا سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں ذکر فرمایا ہے:-

"کوئی شخص اس وقت تک حقیقی رنگ میں مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ دوسروں کے لئے بھی وہی کچھ پسند نہیں کرتا جو اپنے لئے چاہتا ہے۔"

آپ کی جماعت کی ایک امتیازی خصوصیت جس کا اس ملک کی اکثریت کو اعتراف ہے آپ کے مبلّغین کرام کا انکسار، جذبہ ایثار اور احساسِ فرض ہے۔ یہ اس قسم کا انکسار ہے جس میں مادی لذّات اور دورِ حاضر کے جدید علمی غرور کا گذر تک ناممکن ہے۔ یہ ایسی کیفیت ہے جو دوسرے انسانوں کو ہمدردی پیار اور تلطّف سے دیکھنے پر مجبور کرتی ہے۔

قرآن کریم کی سورۃ البقرہ کی آیت ۳۹ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"سچ کو جھوٹ سے نہ ملاؤ اور جانتے بوجھتے ہوئے حق کو نہ چھپاؤ"۔

ہم سب جانتے ہیں کہ اِن دنوں حق بات کہنا کتنا مشکل ہے۔ مادی دنیا تمام اخلاقی قدروں کو نِگل رہی ہے۔ اگرچہ رُوحانی روشنی اُسی طرح چمک دمک رہی ہے۔ لیکن انسان اس کے مفہوم کو سمجھنے سے اِس وجہ سے قاصر ہے کہ وہ خود بھٹک چکا ہے۔ ہم اپنے اندر حقیقی اخلاقی تغیّر پیدا نہیں کرنا چاہتے۔ ہمارا رحیم و کریم خدا ہماری اس زبوں حالت کو دیکھ رہا ہے۔ اب یہ آپ کا فرض ہے کہ آپ اپنے نیک نمونہ سے ہماری رُوحانی زندگیوں کو نئی قوت اور رُوح عطا کریں — اپنے احساسِ فرض اور جذبۂ ایثار سے —— اپنے ایمان و یقین اور خوئے جود و سخا سے — اور قرآن کریم کے اس حکم کی رُو سے کہ "تمام مومن بھائی بھائی ہیں" آپ اپنا کام کرتے جائیے —— ہم مسلمانوں کو چاہیئے کہ ایک دوسرے کی مدد کرتے رہیں اور پہلو بہ پہلو بڑھ کر ساحلِ مُراد تک جا پہنچیں۔

آپ جو خدمت بھی ملّت کی کر رہے ہیں وہ آپ کے ذاتی نفع و طمع کے لئے نہیں ہے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۱۲ پر)

> "آپ جو خدمت بھی ملّت کی کر رہے ہیں وہ آپ کے ذاتی نفع و طمع کے لئے نہیں ہے۔ آپ نوجوانوں کی نسل کو رُوحانی اقدار کے صحت مندانہ نظریات سے آشنا کر رہے ہیں۔ اور ایسا کرکے آپ ہماری قوم کو صحت مندانہ بُنیادوں پر تعمیر کر رہے ہیں"۔
>
> (گورنر جنرل سیرالیون)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ یکم ہجرت ۱۳۴۸ ہش

جماعتی قلّت و کثرت
اور
اہلِ پیغام کی قلابازیاں

ہندوستان میں پیغامیت کا جو عبرت ناک انجام ہُوا اُس پر اعداد و شمار گواہ ہیں۔ اس واضح حقیقت کے مقابل پر "پیغام صلح" والے دُور بیٹھے جو چاہیں اِدھر اُدھر کی باتیں بنا کر خود بھی دل خوش کرتے رہیں اور دوسروں کو بھی دھوکہ میں رکھیں، اس سے حقیقتِ ثابتہ بدل نہیں سکتی۔

اہلِ پیغام کی بھی عجب حالت ہے، سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد تمام جماعت نے بالاتفاق سیدنا حضرت مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کو خلیفۃ المسیح مان کر آئندہ کے لئے جماعت میں خلافت کے سلسلہ کو قبول کیا۔ اور پھر چھ سال تک آپؓ کی اطاعت میں رہ کر سبھی نے اپنے عمل سے اس کی تصدیق کی۔ لیکن مارچ ۱۹۱۴ء میں جب آپؓ کی وفات ہوئی اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دُوسرے جانشین اور خلیفہ کی بیعت کا وقت آیا تو یہ لوگ سرے سے خلافت ہی کے مُنکر ہو بیٹھے۔

واقعات اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی وفات پر جن لوگوں نے خلافت کی بیعت سے رُوگردانی کی اور اخبار پیغام صلح لاہور اُن کی ترجمانی کرتا تھا، ان لوگوں کو نہ صدر انجمن احمدیہ کے ممبران کی اکثریت حاصل تھی نہ جماعت کی اور نہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی فرد اُن کے ساتھ تھا۔ اس کے باوجود جماعتی قلّت و کثرت کا مسئلہ اہلِ پیغام نے خود ہی اٹھایا، شاید اس لئے کہ بیرونجات کے احمدیوں کو خلافت سے برگشتہ کریں اور مبایعین کی جماعت کو نقصان پہنچائیں۔ چنانچہ انہی دنوں میں "پیغام صلح" نے لکھا:۔

"افسوس مؤیدینِ خلافت کی تعداد کہنے کو دو ہزار بتائی جاتی ہے لیکن دراصل ایسے مؤیدین کی تعداد جو موجودہ خلافت کے حالات سے باخبر ہوں، اس قدر کم ہے جن کی تعداد ۴۰ مومن تو ایک طرف رہے ۱۰ کے ہندسہ تک بھی نہیں پہنچ سکی۔ اور وہ بھی اپنے ہی گھر کے آدمی بجز دو چار اصحاب کے۔" (پیغام صلح ۱۹ر اپریل ۱۹۱۴ء)

اسی طرح لکھا:۔

"ابھی بمشکل قوم کے بیسویں حصہ نے خلیفہ تسلیم کیا ہے۔" (پیغام صلح ۵ر مئی ۱۹۱۴ء ص)

لیکن حقیقت الامر پر کب تک پردہ ڈالا جا سکتا ہے؟ اہلِ پیغام کے اس پروپیگنڈا کے باوجود جب یہ بات کھُل کر دنیا کے سامنے آگئی کہ احباب جماعت کی اکثریت، خلافتِ احمدیہ کے ساتھ ہے تو ان لوگوں نے قلابازی کھائی اور کہنے لگے:۔

"کثرت کوئی چیز نہیں۔" (پیغام صلح ۲۴ر جنوری ۱۹۲۵ء)

اسی طرح جب حالی ہی میں ہندوستان کے اندر اہلِ پیغام کے غلط اور مبالغہ آمیز پروپیگنڈا کی حقیقت واضح کی گئی اور یہ راز یوں منکشف ہُوا کہ ہندوستان کی سرزمین سے اہلِ پیغام کی صف لپٹتی جا رہی ہے۔ اور وہ خال خال رہ گئے ہیں تو اقرار و انکار کے ملے جُلے جذبات کے ساتھ کہنا شروع کر دیا:۔

"ہو سکتا ہے کہ ہندوستان میں ہماری جماعت کے لوگوں کی تعداد تھوڑی ہو۔۔۔۔۔ آپ کو اپنی کثرت پر ناز ہے جسے آپ اپنی سچائی کا ثبوت سمجھتے ہیں۔ لیکن کسی مذہبی جماعت کی زیادہ تعداد ہونے کی وجہ سے یہ نتیجہ اخذ نہیں ہو سکتا کہ وہ جماعت حق پر ہے۔"
(پیغام صلح ۲۶ر مارچ ۱۹۶۹ء ص)

اسی طرح اخبار پیغام صلح کے مدیر محترم نے بھی اپنے اس مضمون نگار کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے یہی بات اپنے مقالہ افتتاحیہ میں نقل کر دیا کہ:

"جماعتوں کی کثرت و قلّت کسی عقیدہ یا مذہب کی صداقت کی دلیل نہیں ہو سکتی۔"
(پیغام صلح ۱۶ر اپریل ۱۹۶۹ء)

اور نہ سوچا کہ یہ تو وہی دلیل ہے جسے کسی زمانہ میں وہ خود اپنی صداقت کے لئے بطور سند پیش کرتے رہے ہیں۔ اس کے باوجود جیسا کہ ہم ابتداء میں اس حقیقت کی وضاحت کر چکے ہیں کہ منکرین خلافت کے مقابل پر مبایعین کی جماعت کو ابتداء ہی سے عددی کثرت حاصل رہی ہے اور ایسا ہونا اس الٰہی بشارت کے عین مطابق ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ۱۸۸۶ء کے آغاز میں بذریعہ الہام ان الفاظ میں دی گئی:۔

"۔۔۔ میں تیرے خالص اور دلی محبّوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا۔۔۔۔۔ اور ان میں کثرت بخشوں گا۔" (اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء)

اب اگر مبایعین کی جماعت اپنی اس عددی کثرت کو اپنے حق پر ہونے کی دلیل کے طور پر بیان کرے تو اُسے یہ حق حاصل ہے۔ اور اس سے روگردانی کرنا خدا تعالیٰ کے انعامات و برکات کو پس پشت ڈالنے کے مترادف ہے۔ جب خدا تعالیٰ نے مسیح پاک علیہ السلام سے یہ وعدہ کیا کہ وہ آپؑ کے ساتھ دلی محبت رکھنے والوں کی تعداد کو بڑھاتا رہے گا اور ان کو کثرت بخشے گا۔ تو کیوں نہ جماعت اپنی اس کثرت پر ناز کرے اور اس پہلو سے عملی رنگ میں خدا تعالیٰ کی شکر گزار ہو۔ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کی یہ فعلی شہادت ہے جو مبایعین کی جماعت کے حق پر ہونے کا ناقابلِ تردید ثبوت ہے اور جماعت کے مخالفین و معاندین کے پاس اس کا کوئی معقول جواب نہیں۔

اُسی مقالہ میں جس کا ہم ابھی اُوپر حوالہ دے آئے ہیں، پیغام صلح لاہور کے مدیرِ محترم، مبایعین کو از راہِ نصیحت فرماتے ہیں:۔

"ہمارے قادیانی دوستوں کو چاہیئے کہ کثرت کو معیارِ صداقت بنانے کی بجائے قرآن، حدیث اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کو پیشِ نظر رکھیں اور اپنے معتقدات کی صداقت کا مدار انہی پر رکھیں۔" (پیغام صلح لاہور ۱۶ ۴/۶۹)

افسوس کہ اس نصیحت کے وقت مدیر محترم نے خود ہی نہ قرآن کریم کو پیش نظر رکھا ہے اور نہ حدیث نبویؐ اور نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی پاسداری کی۔ اگر وہ معمولی تدبّر سے کام لیتے تو موصوف کو انہی تینوں ذرائع کے بیسیوں ثبوت اپنے موقف کے خلاف مل جاتے اور اُن پر حق کھل جاتا۔ مثلاً قرآن کریم کی آیت کریمہ:۔

"اَفَلَا یَرَوْنَ اَنَّا نَأْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا اَفَھُمُ الْغٰلِبُوْنَ" (انبیاء: آیت ۴۴)

میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت ثابت کرنے کے لئے بطور معیار تمام منکرین حق کے سامنے اس بات کو بطور دلیل پیش کیا ہے۔ اسی طرح بخاری شریف کے آغاز میں ہرقل والی لمبی حدیث کے الفاظ أَیَزِیدُونَ أَمْ یَنْقُصُونَ اور ابوسفیان کے جواب بَلْ هُمْ یَزِیدُونَ اس دلیل کو تقویت بخشتے ہیں۔ کیا یہی معیارِ صداقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظلِّ کامل اور آپؐ کے رُوحانی فرزند جلیل کی جماعت کو حق پر ثابت کرنے کے لئے دلیل نہیں بنایا جا سکتا۔۔۔؟ ۱۹۱۴ء سے لے کر اب تک کا جو نصف صدی سے زائد زمانہ جماعت کے دو فریقوں کے عملی کام کا ہے دنیا کے سامنے ہے۔ کیا حق شناس آنکھ خدا تعالیٰ کی اس واضح تائید اور نصرت کا مشاہدہ نہیں کر رہی کہ حسب وعدہ خدا تعالیٰ کس فریق کو کثرت بخش رہا ہے، اور کونسا فریق روز بروز قلّت میں جا رہا ہے۔۔۔!!

پیغامِ صلح لاہور کے مدیر محترم نے اپنے اُسی مقالہ میں بھدرواہ کے غیر مبایع کاذب راوی کی زبانی ایک یہ سفید جھوٹ بھی نقل کیا ہے کہ:۔

"بھدرواہ سے کچھ دوست اگلے دن قادیان کے سالانہ جلسہ پر گئے تو اُن کو کئی ایسے قادیانی ملے جن کے عقائد وہی تھے جو جماعت لاہور کے ہیں۔ یعنی حضرت مسیح موعودؑ کا دعوٰے نبوت کا نہیں بلکہ صرف مجدد، محدّث اور مسیح موعود ہونے کا دعوٰے ہے۔ اور آپ کا نہ ماننا موجب کفر نہیں۔" (ایضاً)

اس کے جواب میں سوائے لعنۃ اللہ علی الکاذبین والمفترین اور کیا کہا جا سکتا ہے؟ خدا تعالیٰ کے فضل سے قادیان کی جماعت جس ثبات اور پختگی کے ساتھ اپنے عقائد حقہ پر قائم ہے اس میں کسی طرح کی لغزش ممکن نہیں۔ ہم موقع کے گواہ ہیں اور اسی سرفروش زمرہ کے اندر رہ کر درویشی کا زمانہ گزار رہے ہیں۔ آپ کے بھدرواہی راوی کا یہ سب افتراء ہے۔ اور قیامت کے دن وہ اپنے کذب و افتراء کا جواب احکم الحاکمین خدا کے سامنے دے گا۔ یہ تو ممکن ہے کہ کسی نو احمدی یا دُور دراز علاقہ میں بسنے والے ناپختہ احمدی کو خلافت کی اہمیت کا پوری طرح علم نہ ہو۔ مگر موجودہ انوقت جماعت قادیان کا ایک ایک فرد خدا تعالیٰ کے فضل سے خلافت حقہ پر بغیر شک و شبہ ایمان رکھتا ہے اور روزانہ ہی اس کی برکات کا مشاہدہ اپنی آنکھوں سے کر رہا ہے۔ ہم سب اہلِ پیغام کے عقائد و نظریات کو قابلِ نفرت

(باقی دیکھیں صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

جو لوگ حقیقی معنوں میں اللہ تعالیٰ کو اپنا ولی بناتے ہیں اللہ تعالیٰ ہر حال میں انکی حفاظت و نصرت فرماتا ہے

ایسے لوگ انتہائی مظالم برداشت کرنے کے باوجود قرآن مجید کے احکام پر کاربند رہتے ہیں

دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ مقام عطا کرے تاکہ ہم سچے طور پر اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجائیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۷ تبلیغ ۱۳۴۸ ہش بمقام مسجد مبارک ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:-
إِنَّ وَلِيِّيَ اللَّهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ ۱۹۷ (الاعراف)

پھر فرمایا:-

دنیا میں

مظلوم دو قسم کے ہوتے ہیں

ایک مظلوم تو وہ ہے کہ جب اس پر ظلم کیا جائے تو وہ خود ظلم کا بدلہ لینے کی تدبیر کرتا ہے جب اسے دکھ دیا جائے تو وہ دکھ دینے والے کو دکھ دینے کی کوشش کرتا ہے جب اسے گالی دی جائے تو وہ گالی کے مقابلہ میں گالی دیتا ہے۔ جب اس پر افتراء کیا جائے تہمت لگائی جائے جھوٹ باندھا جائے تو وہ اپنے دشمن پر اتہام لگاتا، افتراء کرتا اور جھوٹ باندھتا ہے۔ جب دنیا میں اس کے خلاف اور اسے ذلیل کرنے کے لئے سازشیں کی جائیں تو وہ اسی قسم کی سازشوں کے مقابلہ میں اپنے مخالف کے خلاف سازش کرتا ہے۔ ہر موقع پر اپنے مخالف کے خلاف جو تدبیر کرتا ہے وہ اس پر بھروسہ کر رہا ہوتا ہے۔ یا وہ اپنے اثر و رسوخ پر بھروسہ کر رہا ہوتا ہے۔ یا وہ اپنے علم پر بھروسہ کر رہا ہوتا ہے۔ یا وہ اپنی فراست پر، اپنی ہمت پر، اپنے خاندان پر اور اپنے جتھے پر بھروسہ کر رہا ہوتا ہے ہزار بت ہیں جن پر وہ بھروسہ کرتا ہے۔ ہزار بت ہیں جن کی وہ پرستش کرتا ہے اور

ظلم کے مقابلہ میں

ظالمانہ تدبیر کے نتیجہ میں ظلم کے تسلسل کو جاری کرتا اور اپنی طرف سے دوام بخشنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ ظلم کو مٹانے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ اس کو سلسلہ کے طور پر قائم کرنے اور اس کو دائم رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ بت پرست یا کم علم یا جاہل یا اپنے نفسوں پر قابو نہ پانے والے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اللہ تعالیٰ کے غضب اور اس کے قہر کی جہنم میں پڑنے والے ہیں۔ خواہ بظاہر ایک ظالم اور دوسرا مظلوم ہی کیوں نہ نظر آئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہت سے قاتل اور مقتول ہر دو خدا کے غضب اور قہر کی جہنم میں پڑنے ہیں۔ اس لئے کہ

بظاہر جو مظلوم نظر آتا ہے

وہ مظلوم اس لئے بنا کہ اس کی ظالمانہ تدبیر اتفاقاً ناکام ہو گئیں۔ اور دوسرے ظالم کی جو اس کے مقابل پر تھا کی ظالمانہ تدبیر اتفاقاً کامیاب ہو گئیں۔ بیشک دنیا کی نگاہ بظاہر مظلوم کو مظلوم سمجھتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی نگاہ اسے ایسا ہی ظالم سمجھتی ہے جیسا کہ اس شخص کو ظالم سمجھتی ہے جس کی ظالمانہ تدبیر کامیاب ہو گئی۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک کو غضب کی نگاہ سے اور دوسرے کو پیار کی نگاہ سے نہیں دیکھتا بلکہ ہر دو کو ان کی نیت اور کوشش کی وجہ سے

غضب کی نگاہ سے

دیکھتا ہے کیونکہ ہر دو ظلم کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ ایک ان میں سے کامیاب ہوا اور دوسرا ناکام ہوا۔ بہر حال ہر دو کی نیت اور کوشش یہ تھی کہ وہ دوسرے پر ظلم کریں۔

غرض ایک تو وہ مظلوم ہے جو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں مظلوم ہونے کے باوجود ظالم ٹھہرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے غضب کے نیچے ہوتا ہے۔ اور اس کی رحمت، امداد، مدد اور نصرت سے محروم ہوتا ہے۔ لیکن کچھ اور مظلوم بھی ہمیں دنیا میں نظر آتے ہیں۔ اور یہ مظلوم وہ ہیں کہ جب کوئی شخص انہیں گالی دیتا ہے تو وہ مقابلہ میں گالی نہیں دیتے۔ جب ان پر کوئی شخص افتراء کرتا ہے تو وہ مقابلہ پر افتراء نہیں کرتے۔ جب ان پر کوئی شخص تہمت باندھتا ہے تو وہ تہمت باندھنے والے پر تہمت نہیں باندھتے۔ جب انہیں قتل کرنے کے منصوبے کئے جاتے ہیں تو وہ اپنے دفاع کی انتہائی تدابیر تو کرتے ہیں لیکن اپنے دشمن کو قتل کرنے کی سازش نہیں کرتے۔ جب ان کے پیاروں کو برا بھلا کہا جاتا ہے تو ان کے سینے تو زخمی ہو جاتے ہیں، ان کے جگر تو ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں، ان کے دل تو خون کے آنسو بہاتے ہیں لیکن وہ اس وقت اپنے دکھ دینے والوں کے "پیاروں" پر اس قسم کے آوازے نہیں کستے بلکہ وہ اپنے مخالفین کے دینی یا روحانی پیاروں کے نام بھی عزت اور احترام سے لیتے ہیں۔ اس لئے

یہ خدا کا وہ برگزیدہ گروہ ہے

جن کے دل اور جن کی روحیں یہ اقرار کرتی ہیں اور جن کی زبان پر یہ جاری ہوتا ہے اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰہُ۔ اللہ جو تمام خوبیوں کا مالک، تمام قدرتوں کا منبع اور سرچشمہ ہے میرا مددگار ہے۔ میرا دوست اور میرا آقا ہے۔ جب میرا آقا باوجود میرے انتہائی طور پر عاجز ہونے کے مجھ سے دوستوں کا سا سلوک کرتا ہے۔ باوجود میری ہر قسم کی غفلتوں اور کوتاہیوں کے وہ مجھ سے محبت کا سلوک کرتا اور میری مدد پر ہر وقت تیار رہتا ہے اور اسی ذات پر میرا بھروسہ ہے تو میں کوئی ایسا کام نہیں کر سکتا جس کی وہ مجھے اجازت نہ دے کیونکہ میں اپنے فہم و فراست کو بت نہیں بناتا۔ میں اپنے مال کو بت نہیں بناتا۔ میں اپنی جاہ و حشمت کو بت نہیں بناتا۔ میں اپنے جتھے کو اپنے اثر و رسوخ کو یا اپنے وقار کو بت نہیں بناتا بلکہ تمام خوبیوں کا مالک میں اس خدائے واحد و یگانہ کو سمجھتا ہوں جس نے مجھے پیدا کیا جس نے میری ربوبیت کے سامان کئے جس نے پیشتر یہ وعدہ کیا کہ اگر تم مجھ پر توکل کرو گے۔ اگر تم میرے بتائے ہوئے طریق پر عمل کرو گے اگر تم میرے بتائے ہوئے طریق کو اختیار کرو گے اگر تم میرے صراط مستقیم پر چلو گے تو میں تمہارا دوست بنوں گا اور تمہاری حفاظت کروں گا ......

منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نصرت الٰہی

خدا کے پاک بندوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
وہ بنتی ہے ہوا اور ہر خس رہ کو اڑاتی ہے
وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے
غرض رکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

ہے تو میں تمہارا مددگار ہوں گا۔ میں تمہارا حامی ہوں گا

پس جو شخص خود کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا ہے جو شخص اپنے رب کو پہچانتا ہے اور اس کی توحید کا عرفان رکھتا ہے اور اس کے نتیجہ میں ایک ذاتی محبت اپنے دل میں اور اپنے سینہ میں اپنے رب کے لئے موجزن پاتا ہے وہ غلط راہوں کو اختیار کر کے ظلم میں تسلسل نہیں پیدا کیا کرتا۔ بلکہ یہ وہ گروہ ہے یہ وہ جماعت ہے جو ظلم کو ختم کر دیتی ہے یہ اسے آگے نہیں چلنے دیتے۔ چاروں طرف سے ان پر الزامات و عداوت کے تیر برستے ہیں لیکن وہ چاروں طرف محبت کے گلدستے واپس کرتے ہیں۔ چاروں طرف سے ان پر آوازے کسے جاتے ہیں اور ان کے سینہ کو چھلنی کیا جاتا ہے۔ ان کو دکھ دیا جاتا ہے ان کے بزرگوں کو گالیاں دی جاتی ہیں لیکن وہ اس کے مقابلہ میں خدا کے حضور جھکتے ہیں اور دعاؤں کے تیر ان کی طرف واپس کرتے ہیں۔ ان

دعاؤں میں سے بڑی دعا یہ ہوتی ہے

کہ اے ہمارے رب یہ لوگ ناسمجھ ہیں۔ تو ان کو سمجھ عطا کر کہ وہ تیرے بندوں پر ناجائز ظلم نہ کریں۔

غرض اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ فرمایا ہے کہ

اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰہُ

ایک مومن کا مقام یہ ہے کہ وہ مظلوم ہونے کی حیثیت میں جب اس پر انتہائی ظلم کیا جا رہا ہو ظلم کے مقابلہ میں ان راہوں کو پسند نہیں کرتا جو اس کے خدا کو محبوب نہیں۔ وہ ان طریقوں پر چلتا ہے جن طریقوں پر چل کر وہ اپنے رب کی رضا کو حاصل کر سکتا ہے وہ کہتا ہے اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰہُ میرا بھروسہ اس آقا پر ہے جس میں تمام صفات حسنہ جمع ہیں اور جس میں کوئی برائی اور کوئی نقص اور کوئی خامی اور کوئی کمزوری نہیں۔ اور اس نے میری ہدایت کے لئے مجھے اپنی پناہ میں لینے کے لئے اور مجھے دنیا کے ظلموں سے محفوظ کرانے کے لئے (نَزَّلَ الْكِتٰبَ) "الکتاب" کو نازل کیا ہے۔ اور اس کتاب میں وہ سب ہدایات جمع کر دی ہیں کہ جو ایک انسان کو خوشحال زندگی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ ایسی خوشحالیاں جمع کر دی ہیں جو دنیوی خوشی کو بھلا دیتی ہیں اور ایسی مسرتیں رکھ دی ہیں جو دنیا دار [illegible] کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے زخموں [illegible] نہیں

بقیہ [illegible]

جو "الکتاب" پر عمل کر کے اپنے آقا کی دوستی اور اس کی مدد اور نصرت کو حاصل کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ جانتے ہیں کہ

وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی حفاظت اور ترقی اور ربوبیت کی ذمہ داری لیا کرتا ہے جن کی نیتوں میں کوئی فتور نہ ہو۔ اور جن کے اعمال میں کوئی فساد نہ ہو۔ جو صالح ہوں اور ہر قسم کے ظاہری اور باطنی فسادوں سے بچنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کا متولی ہوتا ہے ان کی ذمہ داری لے لیتا ہے۔ وہ دنیا کو کہتا ہے کہ تم ان کے خلاف ہر قسم کی سازشیں کر لینے کے باوجود کامیاب نہیں ہو گے۔ اس لئے کہ مجھے یہ بندے میری پناہ میں آ گئے ہیں۔ انہوں نے اپنے نفسوں پر ایک موت وارد کی۔ انہوں نے اپنے نفوس کی اصلاح کی انہوں نے ہر قسم کے فساد سے خود کو بچایا یہ میری نگاہ میں صالح بن گئے اور میں ان کا ذمہ دار ہوں۔ میں ان کی حفاظت کروں گا جب ان کو مدد کی ضرورت ہو گی میں ان کی مدد کے لئے آؤں گا۔ جب ان کو ڈھال کی ضرورت ہو گی میں ان کی ڈھال بنوں گا۔ جب ان پر دشمن کا وار ہو گا میری قدرت اس وار کو روک دے گی اور ان کو تباہ اور ناکام نہیں ہونے دے گی۔ ہاں مدارج کی آزمائش کے لئے یا اس اظہار کے لئے کہ یہ قوم واقعہ میں صالحین کی قوم ہے میں انہیں آزماؤں گا ضرور۔ انفرادی طور پر بھی، ان سے قربانیاں بھی لوں گا۔ ان کے اموال بھی لوٹے جائیں گے۔ ان کے گھر بھی تباہ کئے جائیں گے۔ ان کی جانیں بھی لی جائیں گی۔ اور میری طرف منسوب ہونے والے اور میری گود میں بیٹھ کر اس کی لذت کا احساس رکھنے والے یہ افراد بڑی بشاشت سے اپنا سب کچھ قربان کر دیں گے۔ تا ان کی قربانیاں اس حقیقت اور صداقت پر مہر بن جائیں کہ ان کے دوسرے بھائی بھی جو اس قسم کا دعویٰ کرتے ہیں اپنے دعوے میں سچے ہیں۔ ورنہ زبانی دعوے تو لاکھوں ہوا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ افراد سے قربانی لیتا ہے تا وہ جماعت کے دعوے پر مہر تصدیق ثبت کرے اور تا وہ یہ بتائے کہ یہ وہ جماعت ہے جس کا ہر فرد اس کی خاطر ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ولایت

پر قرآن کریم نے بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری عقل کو بھی تسلی دی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو یہ کہتا ہے کہ میں تمہارا ولی ہوں۔ مگر شیطان ہر جگہ اپنا کام کرتا ہے اس لئے دل میں یہ شبہ پیدا ہو سکتا ہے

کہ اللہ تعالیٰ کی مدد ہر وقت اور ہر آن ہمیں کیسے ملے گی۔ دشمن خفیہ سازشیں کر رہا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہونے والی جماعت کو ان سازشوں کا علم تک نہیں ہوتا۔ بعض ایسے دشمن ہوتے ہیں جو خفیہ ہوتے ہیں اور خدا کی جماعت کو یہ بھی پتہ نہیں ہوتا کہ یہ لوگ دشمن ہیں یا دوست۔ کیونکہ انسان کا علم تو محدود اور ناقص ہے اس لئے قرآن کریم نے ہمیں تسلی دیتے ہوئے فرمایا:-

وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِأَعْدَائِكُمْ (النساء آیت ۴۶)

اللہ تمہارے دشمنوں کو تم سے زیادہ جانتا ہے وہ خفیہ دشمنوں کو بھی جانتا ہے اور دشمنوں کی خفیہ سازشوں اور ان کی خفیہ دشمنیوں کو بھی جانتا ہے۔ اور چونکہ اس کا علم ہر چیز پر محیط ہے اور تم نے اس کو اپنا ولی بنایا ہے اس لئے تمہیں تسلی رہنی چاہیئے وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا (النساء آیت ۴۶)

وہ ہستی ہی ولی ہونے کے قابل اور اہل ہے جس کا علم وسیع ہو اور جس کی قدرت میں کوئی نقص اور خامی نہ ہو اور اس چیز کو ہمارے نفوس پر اور ہمارے ذہنوں پر واضح کرنے کے لئے بتایا کہ جب اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کو آتا ہے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت اس کی مرضی کے بغیر اور اس کے مقابلہ پر کھڑے ہو کر اور اس کی مخالف بن کر کامیاب نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ سورۂ فاطر میں فرماتا ہے:-

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ إِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا (آیت ۴۴)

یعنی

جب اللہ تعالیٰ ولی بنتا ہے

تو اس کا عبد اور اس کا غلام اس پر اس لئے بھروسہ کرتا ہے کہ وہ جانتا ہے اللہ تعالیٰ کے ارادہ کو زمین و آسمان میں کوئی چیز ناکام نہیں کر سکتی کیونکہ إِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا اس کے علم اور اس کی قدرت نے ہر شے کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ کوئی خفیہ وار اللہ تعالیٰ پر نہیں کیا جا سکتا۔ اور کوئی بھرپور کامیاب وار بھی اللہ تعالیٰ پر نہیں کیا جا سکتا خفیہ وار تو اس پر اس لئے نہیں کیا جا سکتا کہ وہ علیم ہے۔ اور کامیاب وار اس لئے نہیں کیا جا سکتا کہ وہ قدیر ہے۔ وہ سب

قدرتوں کا مالک

ہے۔ کوئی وجود یا لوگوں کا کوئی مجموعہ اور جماعت ایسی نہیں ہو سکتی جو خدا تعالیٰ سے چھپ کر خفیہ سازشوں کے نتیجہ میں اس کے ارادوں میں خلل ڈالے اور انہیں ناکام کر دے۔ اور نہ دنیا میں کوئی ہستی ایسی ہے اور نہ ساری دنیا (مجموعی طور پر) میں ایسی طاقت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی شے کا فیصلہ کرے تو اس کے فیصلہ میں روک بن جائے یا جب وہ اپنی جماعت کی حفاظت پر کھڑا ہو جائے تو وہ کامیاب وار اس کی جماعت کے خلاف کرے

وہ قدیر ہے

اس کی قدرت نے ہر شے کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ اس کی مرضی کے بغیر کوئی چیز ہو نہیں سکتی۔ اور چونکہ وہ علیم اور قدیر ہے اس لئے کوئی تدبیر اس کی تدبیر کے خلاف کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اور جس کی تدبیر کے خلاف کوئی تدبیر کامیاب نہ ہو سکے اسی کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں کہ

نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ (الحج آیت ۷۹)

وہ سب سے اچھا آقا اور سب سے بہتر دوست ہے

اور سب سے زیادہ ناصر و مددگار اسی کی ذات ہے۔ اور اسی پر خدا کے بندے اور خدا کی جماعتیں بھروسہ کیا کرتی ہیں۔ ہمارے جسم انسانی جذبات کی وجہ سے دکھ تو اٹھاتے ہیں اس سے وہ بچ نہیں سکتے۔ لیکن ہمارے سینوں میں بزدلی کے خیالات نہیں آتے۔ ہمارے سینوں میں مایوسی کے خیالات نہیں آتے۔ ہمارے دلوں میں اپنے رب کے خلاف بدظنی کے خیالات نہیں پیدا ہوتے۔ ہمارے دل زخمی تو ہوتے ہیں مگر ہمارے سینے اللہ تعالیٰ کے نور اور اس پر توکل سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں اور ہمیں خدا تعالیٰ کی تسلی دینے والی آواز تسلی دیتی ہے کہ گھبراؤ نہیں۔ میں جس کی تدبیر کے مقابلہ میں کوئی تدبیر نہیں ٹھہر سکتی تمہارا حامی اور مددگار ہوں۔

پس جماعت کے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ

قرآن کریم کے اس ارشاد

کے مطابق "اللہ" کی ولایت حاصل کرنے کی کوشش کریں جس نے الکتاب یعنی قرآن کریم کو ایک کامیاب ہدایت کے طور پر اتارا ہے۔ اس کو صحیح معنی میں اپنا آقا بنائیں۔ یعنی اس کی نگاہ میں بھی وہ اس کے عبد بن جائیں اور وہ ان کا آقا ہو اور یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے (جیسا کہ اس مختصر سی آیت میں بڑی وضاحت سے بتایا گیا ہے) کہ الکتاب پر پوری طرح عمل کریں اور ایک کامل

اور مکمل کتاب ہے وہی فائدہ اٹھا سکتا ہے جو کامل اطاعت کے ساتھ اور پوری مستعدی کے ساتھ اس کی بتائی ہوئی راہوں پر چلتا ہے۔ جو شخص اطاعت میں کامل نہیں، جو اپنے مجاہدہ میں ناقص ہے وہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت اس رنگ میں تو حاصل نہیں کر سکتا جس رنگ میں وہ شخص حاصل کرتا ہے یا وہ جماعت حاصل کرتی ہے جو اپنی اطاعت میں کامل ہو اور جو اپنے مجاہدہ میں کوئی خامی اور نقص نہیں رکھتی۔

پس اللہ تعالیٰ ولی تو ہے لیکن وہ ولی اس کا بنتا ہے جس نے اس کی کامل کتاب پر عمل کیا۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے غیروں کی گالیاں سنیں اور انہیں برداشت کیا۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کے لئے غیروں کے ظلم سہے اور اُف تک نہ کی۔ اور ظلم کے مقابلہ میں بدلہ لینے کا اختیار نہیں کیا۔ بلکہ یہ سمجھا کہ ظلم کو روکنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک بند بنایا ہے۔ ظلم اس بند سے ٹکرائے گا اور واپس چلا جائے گا۔ میں ظلم کو مکان اور زمان کے لحاظ سے آگے نہیں بڑھنے دوں گا سارے ظلم اپنے پر سہہ لوں گا اور دوسروں کو ظالمانہ سازشوں سے محفوظ رکھنے کی کوشش کروں گا۔ میں ظلم کے بدلہ میں ظلم نہیں کروں گا۔ بلکہ میں ظلم کے مقابلہ میں [illegible] اور پیار اور ہمدردی اور غمخواری اور حسن سلوک اور عمل صالح اور قول سدید دکھاؤں گا۔ اس لئے کہ

میرا رب مجھ سے خوش ہو جائے

اور مجھے اپنی پناہ میں لے لے۔ اور حقیقی معنی میں وہ مجھے اپنا عبد اور غلام بنالے اور سچے طور پر وہ میرا آقا بن جائے۔ وہ میرا حامی اور مددگار بن جائے۔ اور میرے کاموں کی ذمہ داری اٹھالے تب میں دشمن کے ہر شر اور ہر منصوبہ اور ہر سازش اور ہر وار سے محفوظ ہو جاؤں گا۔ اسی صورت میں ہی میں ان سے محفوظ ہو سکتا ہوں۔ اس کے بغیر اور کوئی چارہ نہیں۔

پس جماعت کے ہر عمل۔ جماعت کی ہر فکر اور جماعت کے ہر تدبر سے یہ آواز اٹھنی چاہیئے اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰہ۔ اللہ ہمارا والی ہے۔ اس کے سوا نہ ہم کسی سے ڈرتے ہیں اور نہ کسی سے خوف کھاتے ہیں۔ اور نہ کسی کی طاقت کی وجہ سے ہم پر ایسا رعب طاری ہوتا ہے کہ ہم یہ سمجھنے لگیں کہ وہ شاید ہمیں ناکام کر دے گا۔ ہم مظلوم ہیں اور مظلوم رہیں گے

ہم ظالم کبھی نہیں بنیں گے

ہم ظلم کو مٹائیں گے۔ ہم ظلم پر ہمدردی اور غمخواری کا پانی چھڑکیں گے تا شیطان کی یہ آگ ٹھنڈی ہو جائے۔ ہم اس میں اپنے غصہ اور اپنے تکبر اور اپنے شرک کی لکڑیاں نہیں ڈالیں گے۔ کہ یہ آگ اور بھڑکنے لگ جائے

غرض

جماعت یہ دعائیں کرتی رہے

کہ اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰہ میں جس مقام کا ذکر ہے اللہ تعالیٰ وہ مقام انہیں عطا کرے اور سچے طور پر وہ خدا کی پناہ میں آجائیں اور خدا ان کی مدد اور نصرت کے لئے ہر وقت تیار ہو۔ اور اس طرح ہر وہ دشمن کی سازش اور اس کے وار سے محفوظ ہو جائیں اس مقام کے حصول کے لئے جس قسم کی قربانیاں خدا چاہتا ہے وہ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کے حضور وہ قربانیاں پیش کریں تا بنی نوع انسان پھر امن اور محبت اور پیار اور ہمدردی اور غمخواری کی فضا میں زندگی گزارنے لگیں اور ظلم کا تسلسل ٹوٹ جائے اور اس کی زندگی کا خاتمہ ہو جائے۔ نہ ظالم دنیا میں نظر آئے اور نہ مظلوم دنیا میں نظر آئے۔ بھائی کو بھائی نظر آئے۔ بہن کو بہن نظر آئے باپ کو بیٹا نظر آئے بیٹے کو باپ اور ماں نظر آئیں۔ خاوند کو بیوی نظر آئے اور بیوی کو خاوند نظر آئے۔ الغرض انسان کو انسان نظر آئے لیکن کسی کو نہ ظالم نظر آئے نہ مظلوم نظر آئے۔ خدا کے سب بندے

خدا کی امان اور اس کی رحمت

کے نیچے اکٹھے ہو جائیں اور وہ جو دنیا کا محسن اعظم تھا اس کے ٹھنڈے سایہ تلے آجائیں۔ اور امن اور فلاح اور کامیابی اور سکون کی زندگی گزارنے لگیں ؎

(الفضل ۱۲ امان ۱۳۴۸ ہش)

منظوری سیکرٹریان تحریک جدید

مندرجہ ذیل جماعتوں کے سیکرٹری تحریک جدید کی بہ تفصیل ذیل منظوری دی جاتی ہے اللہ تعالیٰ ان کا یہ تقرر مبارک کرے اور بہتر رنگ میں خدمت سلسلہ کی توفیق بخشے متعلقہ جماعتیں ان سے پورا پورا تعاون فرمائیں

۱۔ خانپور ملکی۔ مکرم سید حمید عالم صاحب

۲۔ امرویہ ” مبارک احمد صاحب سبازن گنج

وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان

معاونین خاص تحریک جدید

بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

الفضل میں معاونین خاص تحریک جدید کے اسماء پڑھتے ہوں گے تو ہندوستان کے احباب کے دلوں میں بھی یہ جذبہ موجزن ہوتا ہوگا کہ یہاں بھی اس تحریک کا آغاز ہو تو ان کے لئے بھی خدمت کا بہترین موقع میسر آسکتا ہے۔ احباب کے اس جذبہ کے پیش نظر اس سال بجٹ کے موقع پر معاونین خاص تحریک جدید کی منظوری بھی مل گئی ہے۔ پس میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اس خاص تحریک (یعنی معاونین خاص تحریک جدید) کا ہندوستان کے ذی ہمت اور صاحب ثروت اور صاحب دل مخلصین کے لئے اجراء کا اعلان کرتا ہوں

معاونین خاص تحریک جدید بننے کے لئے ضروری ہے کہ تحریک جدید کا چندہ کم از کم **ایک ہزار روپیہ سالانہ (۱۰۰۰/-)** ادا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان میں بہت سے ایسے مخلصین اور صاحب حیثیت افراد موجود ہیں جو اس تحریک میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کے مزید فضلوں کے وارث بن سکتے ہیں۔ پس ایسے احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے وعدہ چندہ تحریک جدید پر نظر ثانی کر کے اپنا وعدہ اس معیار کا بنائیں کہ ان کا شمار معاونین خاص تحریک جدید میں ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ آمین

وکیل المال تحریک جدید قادیان

نیا مالی سال اور بقایا دار احباب کا فرض

صدر انجمن احمدیہ کا نیا مالی سال یکم مئی ۱۹۶۹ء سے شروع ہو چکا ہے اور متعدد جماعتیں جن کی طرف سے گزشتہ سال میں وصولی متوقع بجٹ کے مطابق نہیں ہوئی۔ کو ادائیگی بقایا کے لئے تحریک ارسال کی جا چکی ہے۔ اور اب یہ بقایاجات ایسی جماعتوں کے موجودہ مالی سال میں شامل کر کے اطلاع بھجوائی جا رہی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسے بقایا دار احباب اور جماعتیں اپنے مالی فرض کو ادا کرنے کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”میں ان دوستوں کو جن کے ذمہ بقائے ہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے بقائے جلد ادا کریں۔ وہ مجھے یہ بات یاد نہ دلائیں کہ اس وقت مشکلات بہت زیادہ ہیں یہ بات تو ہر شخص کو معلوم ہے“

نیز حضور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔

”یاد رکھو مجھے روپیہ کی ضرورت نہیں۔ میں اپنے لئے تم سے کچھ نہیں مانگتا میں خدا تعالیٰ کے لئے اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے مانگ رہا ہوں۔ اگر تم چندہ میں حصہ نہیں لوگے تو خدا خود اپنے دین کی ترقی کا سامان کرے گا۔ مگر میں اس سے ڈرتا ہوں کہ تم دین کی ترقی میں حصہ نہ لے کر گنہگار نہ بن جاؤ؟“

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ احباب جماعت اور عہدیداران کو فرض شناسی کی توفیق بخشے۔ اور زیادہ سے زیادہ مالی قربانی کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے بن سکیں۔ آمین

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم شیخ محمد محسن صاحب حیدر آباد میں کینسر ریڈیم کویلٹ سے اپنے گلے کا علاج کروا رہے ہیں۔ ایک سال سے بیمار ہیں۔ آپ جناب سید عبد الکریم صاحب مرحوم یادگیری کے نواسے ہیں جن کو کتا کاٹنے کی وجہ سے ہائیڈرو فوبیا ہو جانے اور کسولی سے لاعلاج قرار پانے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا سے معجزانہ رنگ میں شفا ہوئی تھی۔ احباب شیخ صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار ملک صلاح الدین قادیان

۲۔ خاکسار کی اہلیہ ایام زچگی میں ہے۔ کمزوری بہت ہے احباب کرام ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کر کے ممنون فرمائیں۔ خاکسار غلام محمد احمدی وڈوان ضلع محبوب نگر آندھرا

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کی پاکیزگی کا باعث ہوتی ہے

حضرت مسیح موعودؑ کے دعوئے نبوت سے انکار و اقرار کی حقیقت و نوعیت

"ایک غلطی کا ازالہ" (۱۹۰۱ء)

از مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل نائب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

قسط نمبر ۱

ہمارے فریق لاہور کے معزز اراکین کو معلوم ہونا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "ایک غلطی کا ازالہ" میں انکارِ دعوئے نبوت و اقرارِ دعوئے نبوت دونوں کو حضرت اقدسؑ نے لکھا ہے کہ مجھے ایک پہلو سے انکارِ دعوئے نبوت ہے اور ایک پہلو سے اقرار دعوئے نبوت ہے۔

حضرت اقدسؑ ۱۹۰۱ء لغایت ۱۹۰۸ء کے طویل عرصہ میں بار بار ختم نبوت کے سابقہ بیان کردہ منفی پہلو کے ذکر کے ساتھ اس کے مثبت پہلو کا بھی اضافہ فرماتے رہے اور نبی کی اقسام بتاتے ہوئے ایک نئی قسم کی نبوت بھی بار بار پیش کی۔ ایسا ہی لَا نَبِیَّ بَعْدِی میں مذکور لا نفی عام کی سابقہ تشریح کے علاوہ ایک دوسرے رنگ میں بھی وضاحت فرمائی۔ اسی طرح ختم نبوت اور لَا نَبِیَّ بَعْدِی کی وضاحت کے ساتھ تبدیلی تعریف نبوت و ناقص و تبدیلی عقیدہ و دعوئے نبوت کی حقیقت و نوعیت اور اس کے دلائل کو کھول کھول کر بیان فرمایا اور پھر اپنے بعد بھی امکانِ نبوت کے سوال کا جواب اثباتی رنگ میں تحریر فرمایا۔

غرضیکہ مسئلہ نبوت اور اس کے متعلقات کے بارہ میں اب کوئی سوال پیدا نہیں ہو رہا جس کا جواب آپ نے نہ دے رکھا ہو۔ آپؑ کی زندگی ہی میں آپؑ کے دعویٰ نبوت کے بارہ میں لوگوں میں اختلاف رونما ہو گیا تھا اور یہ اختلاف آپؑ کے سامنے آ گیا تھا۔ ایک مخالف نے آپ کی طرف دعوئے نبوت منسوب کیا اور اس کے مقابلہ میں ایک ناواقف احمدی نے اس کے سامنے یہ کہہ دیا کہ حضرت اقدس نے کوئی دعوئے نبوت نہیں فرمایا اور اس طرح آپؑ کے دعویٰ نبوت سے انکار کر دیا۔ جب ان کے اس اختلاف کا آپؑ کو علم ہوا تو آپ نے دونوں کو غلطی پر قرار دیا۔ اور اپنی طرف سے اپنے قلم سے "ایک غلطی کا ازالہ" میں اپنے انکارِ دعوئے نبوت اور پھر اقرارِ دعویٰ نبوت کی وضاحت پورے طور پر فرما کر اس غلطی کا ایسا ازالہ فرما دیا کہ کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہ چھوڑی اور افراط و تفریط کے پہلو کو دور فرما دیا اور واضح طور پر بتا دیا کہ انکار ایک پہلو سے ہے۔ اقرار دوسرے پہلو سے ہے۔ انکار اپنی جگہ پر ہے اور اقرار اپنی جگہ پر

اگر آپ کا دعویٰ نبوت کسی پہلو سے بھی نہ تھا اور کسی قسم کی نبوت کا بھی اقرار نہ تھا اور ہر قسم کی نبوت سے انکار تھا تو اس صورت میں صرف غیر احمدی کو ہی غلطی پر قرار دینا چاہیئے تھا اور احمدی کے جواب کو آپ کی طرف سے صحیح و درست تسلیم کیا جانا چاہیئے تھا اور اس پر خفگی کے اظہار کی بجائے اسے شاباش دینی چاہیئے تھی۔ مگر آپ نے اسے بھی غلطی پر ٹھیرایا اور اس پر اس کے جواب کی وجہ سے ناراضگی کا اظہار فرمایا۔

تیسرے آپ کو پہلے کی طرح یہ بتانا چاہیئے تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بلا استثناء نبیوں کو بند و ختم کرنے والے ہیں۔ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا نہ نیا نہ پرانا۔ اور خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کو حسب سابق دروازۂ نبوت کے بند ہونے کے ثبوت میں پیش کرنا چاہیئے تھا اور اس کے ساتھ یہ بھی تحریر کرنا چاہیئے تھا کہ میری نبوت سے مراد پہلے کی طرح محدثیت اور جزئی و ناقص نبوت ہی ہے۔ میں ہرگز نبی نہیں۔ مگر آپؑ نے ایسا نہیں فرمایا بلکہ اس کے برخلاف اپنی نبوت و رسالت کے دعوے کے متعلق جو جوابات دئے وہ ہم قارئین کرام کی واقفیت کے لئے یہاں پیش کر دیتے ہیں۔

۱- فرمایا کہ خدا نے صدہا دفعہ مجھے اپنے الہامات میں نبی و رسول کے الفاظ سے نوازا ہے ان کا انکار کس طرح کیا جا سکتا ہے

۲- اس بات کا جواب بھی دیا کہ خاتم النبیین اور لَا نَبِیَّ بَعْدِی کے ہوتے ہوئے آنحضرت صلعم کے بعد نبی کس طرح آ سکتا ہے۔ فرمایا اس میں ایک پیشگوئی مخفی ہے جس کا علم ہمارے مخالفین کو نہیں۔

۳- اپنی نبوت کے جواز میں دے آنحضرت صلعم ہی کی نبوت قرار دیا اور اس کے متعلق بتایا کہ وہ اس سے الگ نہیں بلکہ اس میں شامل ہے اور اس طرح اشارۃً بتا دیا کہ خاتم النبیین کے الفاظ میں استثناء موجود ہے جس کا ہمیں بھی پہلے علم نہ تھا

۴- نبی کے لغوی حقیقی معنی کی رو سے بھی اپنی نبوت کو آپؑ نے نبوت ہی قرار دیا نہ کہ محدثیت

۵- قرآن کریم کی مزید آیت اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کی دعا کی رو سے بھی آپ نے اپنی نبوت ہی پیش فرمائی اور محدثیت کا نام تک نہ لیا۔

۶- حدیث صحیح مسلم کی روایت نبی اللہ چار بار جو تاویل کر کے اپنی نبوت کی پہلے نفی کی تھی اس تاویل کو ترک فرمایا اور اس کی رو سے بھی اپنے آپ کو نبی ہی بتایا نہ کچھ اور

۷- اپنی نبوت کو محدثیت قرار دینا ترک کر کے اس کی دلیل بھی بیان فرمائی۔ اور اس کا نام محدثیت رکھنے سے انکار کرتے ہوئے اس کی وجہ یہ بتائی کہ امور غیبیہ کا نام محدثیت کسی لغت کی کتاب میں موجود نہیں

۸- جس سبب سے انبیاء نبی کہلاتے رہے اس سبب سے بھی اپنے آپ کو نبی بتلا کر زمرہ انبیاء میں شامل کیا اور بتایا کہ امور غیبیہ و پیشگوئیاں و مصفّیٰ غیب حسب منطوق آیت (لَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ) نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے۔

۹- ۱۹۰۰ء سے قبل خطبہ الہامیہ میں اپنے آپ کو خاتم الاولیاء قرار دیا تھا مگر اب اس سے بڑھ کر حضرت موسےٰ کے بروز یشوعا نبی کی طرح بروزی طور پر اپنے آپ کو وہی خاتم الانبیاء قرار دیا جس سے مراد خاتم الانبیاء ثانی ہے۔

۱۰- یُوَاطِیُٔ اِسْمُہٗ اِسْمِی والی حدیث نبوی کو پیش کر کے جملہ صفات نبی صلعم میں اپنے آپ کو شریک اور ان کا مثیل قرار دیتے ہوئے خَلق و خُلق۔ روحانیت۔ رنگ و روپ روح و تصویر و دیگر جمیع کمالات محمدیہ میں علاوہ نبوت اور نبی کے نام اور محمد و احمد اسم تک میں اپنی مطابقت بیان فرمائی۔

۱۱- وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ والی آیت سے اپنے اصحاب کرام کو اصحاب النبی صلعم بھی قرار دیا۔

۱۲- علاوہ ان جملہ امور کے اپنے بعد بھی امکانِ نبوت کے سوال کا جواب اثبات میں دیا۔ اور فرمایا کہ ہاں آنحضرت صلعم بطور مثیل پھر بھی ہزار بار تشریف لا سکتے ہیں۔ آخر میں بطور خلاصہ پھر ایک بار مزید تحریر فرمایا کہ ایک پہلو سے دعوئے نبوت سے انکار ہے۔ اور وہ وہ پہلو ہے جو بعض مدنظر رکھ کر میری طرف دعوئے نبوت منسوب کرتے ہیں۔ یعنی مستقل و شریعت والی نبوت کے دعوے کا مجھے انکار ہے اور دوسرے پہلو سے اقرار دعوئے نبوت کی تصریح کرتے ہوئے فرمایا کہ میں آنحضرت صلعم کی اتباع کے واسطہ سے امتی غیر تشریعی نبی ہوں۔ اس سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا اس کا مجھے اقرار ہے۔

گویا آپؑ نے بتایا ہے کہ ایک پہلو سے میں حقیقی نبی نہیں بلکہ مجازی نبی بمعنی غیر نبی ہوں اور اس کا میں ہمیشہ انکار کرتا رہا ہوں اور اس کا مجھے اب بھی انکار ہے۔ ہاں دوسرے پہلو سے میں نبی ہی ہوں۔ غرضیکہ آپ نے اپنی ظلی بروزی عکسی طفیلی و امتی نبوت کے معنی کبھی بھی پہلے کی طرح تاویل کر کے صرف محدثیت و ناقص و جزئی نبوت یا مطلق غیر نبوت قرار نہیں دی۔

"ایک غلطی کا ازالہ" کے بعد بھی آپؑ نے اس مسئلہ کو پوری تصریح و وضاحت کے ساتھ بار بار ایسا روشن کر دیا کہ اصل حقیقت و نوعیت سامنے آ گئی۔ اور ہمارے موجودہ لاہوری فریق کے اراکین بھی آپؑ کے دعوئے نبوت غیر تشریعیہ کو تسلیم کر کے اس کا اظہار اپنی تحریرات میں متواتر کرتے رہے مگر بعد میں اپنی کچھ مصلحتوں کی وجہ سے وہ اس سابق موقف پر قائم نہ رہ سکے۔ بلکہ جس طرح قادیان مبارک مرکز کو انہوں نے ترک کر دیا اور اس سے منقطع ہو گئے اس موقف سے بھی ہٹ گئے اور وہ اسی وقت سے اب تک انہی سوالات کو جن کو حضرت اقدس نے پورے طور پر حل اور واضح کر دیا تھا نئے سرے سے کھڑا کر کے ایک تو اپنی طرف سے حضرت اقدس کے منشاء کے صریح خلاف تشریحات کرتے چلے جا رہے ہیں اور ان کا نام جدید حقائق و معارف رکھتے ہیں جو صرف ان پر ہی کھلے ہیں اور قادیانی جماعت ان سے محروم ہے۔

دوسرے ۱۹۰۱ء کے بعد والی حضرت اقدس کی تشریحات کے ساتھ سابقہ تحریرات کو غلط ملط کر دیتے ہیں۔ اور معاملہ کا صرف ایک ہی پہلو پیش کرتے ہیں حالانکہ ان کو اس بات کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ وہ یہ تو کر سکتے ہیں کہ آپ کی تحریرات کا کلیۃً انکار کر دیں مگر ان کو خلط ملط کرنے کا کوئی حق نہیں۔ تیسرے وہ اقتباسات میں تحریف و کتر و بیونت کر کے اور ان کے ضروری حصوں کو حذف کر کے یا الگ رکھ کر بات بھی چلاتے رہتے ہیں جیسا کہ اعظم شیخ مصری صاحب نے اور سابق امیر جناب مولوی محمد علی صاحب نے کر دیا تھا جس کا جواب دینے سے وہ خاموش رہے

ہم اپنے بھائیوں کی خدمت میں مذکورہ جملہ امور کے متعلق حضرت اقدسؑ کی دونوں قسم کی تحریرات پیش کر کے ان کے موازنہ سے اصل حقیقت ان کے سامنے لانا چاہتے ہیں۔ ایسا ہی ان کی سابقہ تحریرات جن کو وہ نظر انداز کر جاتے ہیں بھی پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ وباللہ التوفیق

(نوٹ) مذکورہ امور میں سے ایک نمبر تبدیلی تعریف نبوت کا ہے۔ اس کا ثبوت ہماری طرف ..... [illegible]

وقفِ جدید کے بارھویں سال کا چندہ سو فیصد ادا کرنیوالے مخلصین کی فہرست

فہرستِ اوّل - قسطِ سوم

ایسے مخلصین جنہوں نے اپنے بارھویں سال کے وعدوں کی رقوم سو فیصد ادا فرمادی ہیں ان کے اسماء گرامی ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔ دفتر ہذا ان سب کے مخلصانہ تعاون کے لئے ان کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ قارئین کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان سب افراد کو جزائے خیر بخشے اور ان کے اموال اور اخلاص میں برکت بخشے۔ آمین

نوٹ :- یہ فہرست ۲۲ شہادت (اپریل) تک وصول ہونے والے چندوں کی ہے۔ اس کے بعد وصول ہونے والے چندوں کی فہرست بدر کی کسی آئندہ اشاعت میں دی جائیگی۔ انچارج وقفِ جدید قادیان

قادیان
- حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل — ۲۷-۰۰
- عزیز سعادت احمد ابن " " — ۶-۵۰
- عزیز ارادت احمد " " " — ۶-۵۰
- عزیزہ ساجدہ رحمٰن بنت " " — ۶-۲۵
- " راشدہ رحمٰن " " " — ۶-۲۵
- مکرم خواجہ عبدالستار صاحب — ۷-۱۲
- " فضل الٰہی خاں صاحب — ۶-۰۰
- " چوہدری محمد طفیل صاحب مع بچگان — ۱۶-۰۰
- " مستری محمد اسحٰق صاحب مع اہل و عیال — ۶-۰۶
- " چراغ دین صاحب — ۶-۰۰
- " بھائی شیر محمد صاحب — ۶-۰۰
- " قمرالدین صاحب مالاباری — ۶-۰۰
- " مولوی فیض احمد صاحب مع اہل و عیال — ۳۹-۰۰
- " محمد ابراہیم صاحب غالب " — ۱۲-۵۰
- " محمد نعیم اللہ صاحب — ۶-۰۰
- " احمد حسین صاحب مع اہل و عیال — ۶-۱۲
- مکرمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری عبدالقدیر صاحب خٹک — ۶-۰۰
- " بشریٰ بیگم اہلیہ منظور احمد صاحب — ۱۲-۵۰
- " امۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد احمد صاحب — ۱۴-۰۰
- " زینب بی بی صاحبہ اہلیہ سکندر خاں صاحب — ۶-۰۰
- " اللہ رکھی صاحبہ اہلیہ فضل الرحمٰن صاحب — ۶-۵۶
- " مائی عالم بی بی صاحبہ اہلیہ بابا جلال الدین صاحب — ۶-۵۶

شاہجہانپور
- مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی — ۳۰-۰۰
- " قریشی محمد فاروق صاحب — ۱۸-۰۰
- " " محمد صادق صاحب — ۳۰-۰۰
- " " محمد عقیل صاحب — ۳۰-۰۰
- لجنہ اماء اللہ (بلاتفصیل) — ۳۱-۵۰
- عزیزہ عابدہ انجم بنت ڈاکٹر محمد عابد صاحب — ۷-۰۰
- " شمیمہ انجم " " " — ۷-۰۰
- عزیز محمد زاہد ابن " " — ۷-۰۰
- " محمد عاشق " " " — ۷-۰۰

اودے پور کٹیا
- مکرم عبدالقدیر صاحب مع اہلیہ اول و دوم — ۲۴-۰۰
- " بشیر خاں صاحب — ۶-۰۰
- " شریف احمد خاں صاحب — ۶-۰۰
- " یوسف علی خاں صاحب مع اہل و عیال — ۱۲-۰۰
- بلاتفصیل — ۱۰-۰۰

مظفر پور - بہار
- مکرم سید غلام مصطفٰے صاحب — ۱۵-۰۰
- محترمہ اہلیہ صاحبہ " " — ۱۵-۰۰
- مکرم سید یوسف احمد صاحب ابن " — ۱۵-۰۰
- " خالد احمد صاحب " " — ۱۵-۰۰
- " رفیع احمد صاحب " " — ۱۵-۰۰
- محترمہ والدہ مرحومہ " — ۱۵-۰۰
- " سیدہ رشیدہ بیگم بنت " — ۱۵-۰۰
- " " حمیدہ بیگم " " — ۵-۰۰

برہ پورہ - بہار
- بلاتفصیل — ۱۲-۰۰

بریلی - یوپی
- مکرم محمد شاہد صاحب — ۶-۰۰

کلکتہ
- مکرم شمس الدین حیدر صاحب — ۱۴-۰۰
- " میاں محمد عمر صاحب سہگل — ۲۱۰-۰۰
- مکرمہ اہلیہ صاحبہ " " — ۱۰۰-۰۰
- مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل — ۲۱۰-۰۰
- منجانب بچگان " " — ۱۴۰-۰۰
- مکرم میاں محمود احمد صاحب سلیم مع بچگان — ۱۴۰-۰۰
- " " محمد شفیق صاحب " — ۱۴۰-۰۰
- مکرمہ اہلیہ صاحبہ اکبر علی صاحب ملّا — ۶-۰۰
- مکرم مظفر احمد ابن منور احمد صاحب — ۶-۰۰
- " کوثر علی ملّا صاحب — ۲۱-۰۰

سونگھڑہ
- مکرم سید یعقوب الرحمٰن صاحب — ۱۴۰-۰۰
- عزیز عزیزالرحمٰن صاحب ابن " — ۸-۰۰
- عزیز حبیب الرحمٰن ظفراللہ " — ۸-۰۰
- عزیزہ امۃ العزیز صاحبہ بنت " — ۱۴-۰۰
- " امۃ اللہ شمع " " " — ۷-۰۰
- " امۃ النور " " — ۷-۰۰
- " امۃ الرحمٰن " " — ۷-۰۰
- محترمہ حمیدہ خاتون صاحبہ اہلیہ " — ۱۰-۰۰
- مکرم سید حفیظ احمد صاحب داماد " — ۱۷-۰۰
- " سید مصباح الدین صاحب ابن " — ۸-۰۰

کیرنگ
- مکرم داور خاں صاحب — ۶-۰۰
- " آفتاب الدین خاں صاحب — ۱۱-۵۰
- " مزمل احمد صاحب — ۶-۰۰
- مکرمہ ابشیرا بی بی صاحبہ — ۶-۰۰
- " حمیدہ صاحبہ غلام احمد خاں صاحب — ۶-۰۰

بھدرک
- مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالحکیم صاحب — ۶-۰۰
- " کبریٰ بی بی صاحبہ — ۶-۰۰
- " زبیدہ بی بی صاحبہ — ۶-۰۰
- " زلیخا بی بی صاحبہ — ۶-۰۰
- " بچگان ہارون رشید صاحب (ناصر احمد، زکیہ، نسیمہ) — ۶-۰۰
- بلاتفصیل — ۱۱-۰۰

آسنور
- بلاتفصیل — ۲۷-۵۰

کرڑا پلّی
- لجنہ اماء اللہ — ۳۰-۰۰

کٹک
- مکرم ایس اے کبو سیف الدین — ۷-۰۰

پوری
- مکرم شیخ علی صاحب ڈپٹی کلکٹر — ۱۰۰-۰۰
- مکرمہ خدیجہ بی بی صاحبہ اہلیہ — ۲۰-۰۰

باڑی پورہ
- عبدالمومن، عبدالشکور و امۃ المومن بچگان عبدالسلام صاحب — ۸-۰۰
- مکرم بدرالدین شمس الدین صاحب — ۶-۵۰
- " عبدالعزیز شاہ صاحب — ۶-۰۰
- " محمد خلیل صاحب بٹ — ۹-۰۰
- بچگان " " — ۶-۰۰
- " ولی محمد صاحب بٹ — ۸-۷۵
- " عبدالرشید صاحب — ۶-۲۵
- مکرمہ امۃ القیوم امۃ الرشید صاحبہ — ۱۲-۲۵
- " بشریٰ بیگم صاحبہ — ۱۱-۰۰
- مکرم نذیر احمد صاحب راتھر — ۶-۰۰
- مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ — ۶-۰۰

پرکال
- عزیزہ رضیہ بیگم صاحبہ — ۶-۰۰
- " عزیزہ وحدیشہ بی بی صاحبہ — ۶-۰۰
- عزیزان کالے خاں، منیر الحق، شمس الرحمٰن صاحبان — ۷-۰۰
- عزیزہ امۃ و حاتم بی بی — ۶-۰۰
- مکرمہ بڑی بی بی صاحبہ — ۶-۰۰

بھدرواہ
- محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ محمد ابراہیم صاحب — ۶-۰۰
- " مریم بیگم صاحبہ — ۶-۰۰
- " حامہ بی بی صاحبہ — ۶-۰۰
- مکرم محمد امین صاحب — ۶-۰۰

گالابن کوٹلی
- بلاتفصیل — ۹۱-۰۰

بڈھانوں
- بلاتفصیل — [illegible]

سلواہ
- مکرم حوالدار محمد ابراہیم صاحب — ۶-۰۰

وقفِ جدید کے چندہ کی وصولی وعدوں کی ادائیگی ساتھ ساتھ ہونی چاہیئے

سیکرٹریانِ وقفِ جدید اپنی ذمہ داری کا احساس فرمائیں!

گزشتہ سال یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض جماعتوں کی طرف سے وقفِ جدید کے چندوں کی ادائیگی تو ہوتی رہی مگر دفتر کو یہ علم نہ ہوسکا کہ ان جماعتوں کا اصل وعدہ کتنا تھا۔ اس طرح بعض جماعتوں نے وقفِ جدید کے وعدہ جات تو بھجوائے مگر ان کی ادائیگی وعدہ جات کے بالمقابل نصف سے بھی کم تھی۔ یہ سب کمزوریاں ہیں جنہیں اس سال دور کرنا ہمارا فرض ہے۔ عہدیدار حضرات کے لئے لازم ہے کہ وہ وعدہ جات اور ادائیگیوں کے مابین توازن کو قائم رکھیں۔ سب سے پہلے بالغوں اور اطفال کے الگ الگ وعدہ جات بھجوائے جائیں اور پھر ہر ماہ یا پندرہ روز کے بعد ان وعدہ جات کے مطابق وصولی کر کے براہِ راست محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام "وقفِ جدید" کی مد میں ارسال کی جایا کریں۔ جو جماعتیں اپنا چندہ بذریعہ بنک ڈرافٹ بھجواتی ہیں یا لوکل بنک میں جمع کر کے بنک سلپ بھجواتی ہیں ان کے لئے خاص طور پر ضروری ہے کہ وہ ایسی تمام رقوم کی تفصیل براہِ راست دفتر وقفِ جدید کو ارسال فرمایا کریں۔

انچارج وقفِ جدید قادیان

موگرال

مکرم صدیق امیر علی صاحب — ۴۲-۰۰
محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ اول " " — ۴۲-۰۰
" حلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ ثانی " — ۱۱-۰۰
مکرم بشیر احمد صاحب ابن " " — ۱۰-۰۰
" رفیق احمد مرحوم " " " — ۶-۰۰
" ناصر احمد صدیق " " " — ۶-۰۰
" وسیم احمد صدیق " " " — ۶-۰۰
" طاہر احمد صدیق " " " — ۶-۰۰
عزیزہ طاہرہ صدیقہ بنت " " — ۶-۰۰
" سبیرہ صدیقہ " " " — ۶-۰۰
" بشریٰ صدیقہ " " " — ۶-۰۰
" صابرہ صدیقہ " " " — ۶-۰۰
" ہاجرہ صدیقہ " " " — ۶-۰۰
مکرم ٹی اے عبد القادر صاحب — ۱۶-۰۰
" بی شیخ علی صاحب — ۶-۰۰
مکرمہ حلیمہ بی بی صاحبہ اہلیہ ٹی۔ اے عبد القادر صاحب — ۱۰-۰۰
مکرم مبارک احمد صاحب — ۱۰-۰۰

یاڑی پورہ

مکرم حکیم میر غلام محمد صاحب — ۱۷-۰۰
مکرمہ امۃ الباسط بانو صاحبہ — ۱۸-۰۰
مکرم میر عبد المجید صاحب — ۹-۲۵
مکرمہ منشورہ بیگم صاحبہ اہلیہ میر عبد المجید صاحب — ۹-۲۵
مکرم عبد السلام صاحب ٹاک — ۹-۰۰
" غلام محمد صاحب راتھر — ۸-۷۵
" شیخ فضل حسین صاحب — ۶-۰۰
بلا تفصیل — ۱۰۶-۰۰

شیموگہ

مکرم سید مدار صاحب — ۱۵-۰۰
" عبد الرؤف صاحب — ۱۵-۷۵
" عبد الصمد صاحب — ۱۵-۷۵
" عبد الجبار صاحب ابن عبد الصمد صاحب — ۶-۵۰
مکرمہ اقبال النساء صاحبہ اہلیہ عبد الرؤف صاحب — ۷-۲۵
مکرم سید خلیل احمد صاحب — ۷-۰۰
" سید منیر احمد صاحب — ۷-۰۰
بچگان میر منظور احمد صاحب — ۶-۰۰
بلا تفصیل — ۴۲-۲۰

یادگیر

محترمہ احمدی بیگم صاحبہ والدہ محمد امام صاحب سوری — ۱۰۱-۵۰
مکرم مبارک احمد صاحب تاندور — ۱۶-۰۰
محترمہ حفیظہ بیگم صاحبہ — ۶-۰۰
مکرم عبد القادر صاحب آرٹسٹ — ۱۵-۵۰
" فیض احمد صاحب گڑھے — ۷-۵۰
" رحمت اللہ صاحب گڑھے — ۹-۲۵
" منور احمد صاحب — ۶-۵۰
" عبد الرؤف صاحب — ۷-۰۰

کیرولائی بلا تفصیل — ۳۰-۰۰

چندہ اطفال وقفِ جدید کی اہمیت

"وقفِ جدید کا مالی بوجھ اگر ہمارے بچے اور بچیاں جن کی عمر پندرہ سال سے کم ہے اٹھالیں تو جماعت کے ارفع مقام کا مظاہرہ بھی ہوگا کہ جماعت کے بچے بھی اس قسم کی قربانیاں دیتے ہیں کہ اس پوری تحریک (وقفِ جدید) کا مالی بوجھ انہوں نے اٹھا لیا ہے اور خود ان کے لئے بھی بڑے ثواب کا موجب ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے جو کام انہوں نے آئندہ کرنے ہیں اس کے لئے تربیت کا موقع بھی مل جائے گا۔ اس کی طرف جماعت نے اتنی توجہ نہیں دی جتنی دینی چاہیئے۔"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

نائب سیکرٹریان و سیکرٹریان وقفِ جدید کو چاہیئے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مذکورہ ارشاد کی اہمیت کے پیشِ نظر اطفال۔ ناصرات اور سات سال سے کم عمر کے چھوٹے بچوں کی تعداد اور نئے سال کے وعدہ جات سے دفتر ہذا کو جلد مطلع فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

نوٹ:۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ بالا ارشاد کا مفہوم یہ ہے کہ جہاں بالغان یعنی جماعت کے عام احباب وقفِ جدید کے لئے قربانی کر رہے ہیں وہاں بچوں کو بھی عادت ڈالی جائے کہ وہ بھی اس مبارک تحریک میں حصہ لیں۔ تاکہ دین کی خاطر ان کے اندر بھی کام کرنے کی روح پیدا ہو۔ یعنی بڑے آہستہ آہستہ اپنی قربانیوں کو بڑھاتے ہوئے اور اطفال، ناصرات اور چھوٹے بچے آہستہ آہستہ دین کی خاطر قربانی کرنے کی عادت پیدا کر کے اپنے پاؤں پر خود کھڑے ہوں وَھُوَ الْمُراد

انچارج وقفِ جدید قادیان

خدمتِ سلسلہ کیلئے واقفین کی ضرورت

جماعتی تعلیم سے واقفیت رکھنے والے نوجوان یا صحتمند ادھیڑ عمر توجہ فرمائیں

ہندوستان میں تبلیغی مساعی کو تیز کرنے، جملہ مسلمانوں کو اسلامی تعلیم سے آگاہ کرنے اور تربیت کے کام کو وسیع کرنے کے لئے وقفِ جدید کے ذریعہ سے جو کام ہو رہا ہے اس میں مزید توسیع کرنے کے لئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کو نظامِ وقفِ جدید کے ماتحت ایسے چند نوجوانوں یا صحت مند ادھیڑ عمر کے واقفین کی ضرورت ہے جن میں خدمتِ دین کا شوق ہو۔ اور اسلامی تعلیم سے واقفیت رکھتے ہوں۔ اور مرکز کے حکم پر ہندوستان کے کسی بھی علاقہ میں (جہاں انہیں جانے کا حکم ملے) تبلیغ و تربیت کے لئے جانے کو تیار ہوں۔ منظور کردہ معیار کے مطابق ایسے احباب کم از کم میٹرک یا مولوی فاضل پاس ہوں۔ وقف منظور ہونے پر کچھ عرصہ مرکز میں یا کسی مبلغ کے ساتھ ٹریننگ کے دوران ایسے واقفین کو پچھتر ۷۵ روپے ماہوار گزارہ دیا جائے گا۔ ٹریننگ کے بعد کامیاب ہونے پر ان کو ۹۰-۴-۱۳۰ کے گریڈ میں گزارہ دیا جائے گا۔

جو احباب خدمتِ دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کرنا چاہیں وہ اپنی درخواستیں مع جملہ کوائف و خدمتِ سلسلہ کا سابقہ تجربہ۔ صحت کی حالت وغیرہ کے ساتھ مقامی جماعت کے صدر یا امیر کی رپورٹ کے ساتھ ذیل کے پتہ پر بھجوا دیں۔ استثنائی حالات میں غیر معمولی جذبۂ خدمت رکھنے والے افراد کی درخواستوں پر جو انڈر میٹرک یا نان مولوی فاضل ہوں غور ہو سکے گا۔ وہ بھی اپنی درخواستیں مع جملہ کوائف بھجوا دیں

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

کالی کٹ

بلا تفصیل — ۲۹-۰۰
مکرم ای اے صالح و وسیم احمد صاحب — ۶-۰۰
محترمہ سی پی آمنہ بی صاحبہ اہلیہ احمد کویا صاحب — ۶-۰۰

مدراس

مکرم محمد احمد صاحب — ۱۲-۰۰
" مولوی محمد صاحب — ۶-۰۰
" حکیم عبد المنان صاحب — ۶-۰۰

نیا گڑھ

مکرم مرزا آدم علی بیگ صاحب — ۲۵-۰۰

منارگناٹ

مکرم این پی ابوبکر صاحب — ۱۱-۰۰

حیدر آباد

بچگان میر احمد صادق صاحب — ۱۰-۰۰
مکرم عبد الواجد صاحب انصاری — ۸-۰۰

خوردہ

مکرم مولوی فضل الرحمٰن صاحب — ۶-۰۰

کرناگاپلی

مکرم اے کیو مسلم صاحب — ۶-۰۰
محترمہ ایم عابدہ بی بی صاحبہ — ۱۵-۰۰
بلا تفصیل — ۶۰-۷۵

علی پور کھیڑہ

مکرم قاضی محمد ظہیر الدین صاحب عباسی — ۱۲-۰۰

چمبہ

مکرم منشی غلام رسول صاحب — ۶-۰۰

گیا

محترمہ جمیلہ خاتون صاحبہ اہلیہ خلیل الرحمٰن صاحب ہاشمی — ۱۲-۰۰

مانڈوجن

مکرم عبد الغنی صاحب — ۷-۰۰

بھوبنیشور

مکرم سید منظور احمد صاحب — ۳۰-۰۰

بمبئی

مکرم وی کے محی الدین صاحب — ۴۲-۰۰
" ایم عبد الرزاق صاحب بنگلوری مع بچگان — ۲۴-۰۰
" انعام الٰہی صاحب — ۶-۰۰

بنگلور

بلا تفصیل — ۴۷-۲۵

رانچی

بلا تفصیل — ۴۹-۰۰

سورب

مکرم عبد الحمید صاحب — ۷-۰۰
بلا تفصیل — ۱۳-۰۰

کوربل

بلا تفصیل — ۶-۰۰

جزاھم اللہ احسن الجزاء

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر سے

ایک ملاقات

ابو طاہر نارانی لاہور

اختصار اور تاثیر اور تلفظ دلنشین!
بظاہر ایک عام سا لیکن صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے منہ سے نکلا ہوا لفظ **"تحریک جدید"** مجھے تیس سال پیچھے کھینچ کر لے گیا۔ جب یہ تبلیغی میگزین "دار الہجرت" کی بجائے "دار الامان" میں قائم تھا۔ صرف ایک مختصر سے کمرے میں اور متوسط قد تیس بتیس سال کی عمر کے ایک نوجوان مبلغ عبد الرحمٰن انور نامی اس کے مدار المہام تھے اور اس ادارہ جدید کے تقریباً تمام کام انہی کے ہاتھوں میں سے گزرتے تھے۔ بیرونی ملکوں کو اعلائے کلمۃ الحق کے لئے روانہ ہونے والے مجاہدین کے گلے میں بہتے ہوئے آنسوؤں سے ہار ڈالنے سے لے کر تربیت گاہ زادا مجاہدین میں کسی لغزش پر تربیتی سزا دینے تک۔ اور یادوں کا یہ دریچہ وا ہوتے ہی سوالات کا ایک لمبا سلسلہ آپ ہی آپ قائم ہو گیا

"آپ کے عہدہ کا تبلیغی نام؟"

"وکیل التبشیر"

"اس ادارے کا سن تاسیس؟"

"اس مبارک تحریک کی بنیاد بانیٔ سلسلہ کے دوسرے جلیل القدر نائب نے ۱۹۳۴ء میں رکھی تھی۔"

"کیا آپ کو اس کے پہلے سال کے بجٹ کا کوئی اندازہ ہوگا؟"

"صرف ستائیس ہزار تھا۔ اور آج اس کے فضل و کرم سے ۵۳ لاکھ ہے"

اس کے ساتھ ہی مسکرا کر کہا۔ "دیکھیے میں نے آپ کا ایک سوال بچا لیا" اتنے میں فون کی گھنٹی بجی۔ صاحبزادہ صاحب موصوف کوئی گھریلو کال سننے لگے اور میں ان کے دفتر کی دیواروں پر آویزاں چارٹوں، نقشوں۔ میز کے شیشے کے نیچے رکھے ہوئے ایک مفصل گوشوارے اور دائیں جانب میز پر پڑے ہوئے شیلف میں ترتیب سے رکھے ہوئے مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کا جائزہ لیتا رہا ——— فون بند ہوا تو ان کا اخلاق ابھی اس ضمنی اندازی کے لئے معذرت کرنے ہی والا تھا کہ میرے منہ سے نکلا:۔

"صاحبزادہ صاحب! مجھے اس بات کا صدقِ دل سے اعتراف و احساس ہے کہ آپ کا وقت بے حد قیمتی ہے لیکن خدا جانے کیوں آپ سے ملتے ہی اشاعت اسلام کی اس لافانی جد و جہد کا پس منظر و پیش منظر جاننے کے لئے میری تشنگی بڑھتی ہی نہیں گئی بلکہ شوق اٹھی ہے"

یہ سنتے ہی میرے واجب التعظیم مخاطب کے چہرے پر ایک حوصلہ افزا تبسم سا پھیل گیا۔ کہنے لگے ——— برادرم میری تو زندگی اور زندگی کا مقصد ہی یہی ہے۔ مجھے تو دلی مسرت ہے کہ اس مادیت زدہ دور کا ایک صحافی اس دلی ذوق و شوق سے اشاعت دین کی باتیں کر رہا ہے۔ آپ بلا تکلف جو چاہیں دریافت فرمائیں میرے لئے آپ کی اس بھڑک میں بھی روحانی لذت کا سامان ہے ——— اور میں نے ایک بے باک طالب علم کی طرح حفظِ مراتب سے پہلو بچا کر ان سے دسیوں سوال کر ڈالے

س۔ "جہاں تک مجھے معلوم ہے افریقی ملکوں میں عیسائیت تعلیمی مکتبوں، ہسپتالوں اور دوسرے اسی قسم کے رفاہی اداروں کے ذریعے اپنا دام پھیلاتی ہے۔ ان ہتھکنڈوں کا کوئی توڑ؟"

ج "آپ کی معلومات درست ہیں۔ اور یہ اس لئے کہ تعلیم حفظِ صحت اور تمدنی تربیت ہی ان ممالک کی بنیادی ضرورتیں ہیں۔ گو ہماری جوابی مہم ابھی ہماری مالی استعداد کے مطابق ہی ہے۔ ایک طرف دہ جنرل عیسائی حکومتوں کے بے اندازہ فنڈ ہیں۔ اور دوسری طرف ایک غریب و مختصر سی جماعت کے چھوٹے چھوٹے چندوں کا پول۔ تاہم عیسائیت کا مقابلہ انہی لائنوں پر کیا جا رہا ہے۔ ان ملکوں میں ہمارے اس وقت ۴۶ کالج میں۔ ہمارا سیرالیون میں تین غانا میں ... نائیجیریا میں۔ اور ایک ماریشس میں) دو درجن سے زائد ہائی سکول ہیں۔ اور اب تو خدا کے فضل و کرم سے ہسپتال بھی قائم ہونے شروع ہو گئے ہیں"

س "تحریک جدید اب تک کتنی زبانوں میں قرآن کریم کے ترجمے شائع کر چکی ہے؟"

ج "سات زبانوں میں۔ ان میں سے انگریزی، ولندیزی اور جرمن زبانوں کے ترجموں کے تو کئی کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں"

س "کیا ان ممالک میں کچھ مسجدیں بھی تعمیر کرائی گئی ہیں؟"

ج "مسجد تو ایک مسلمان فرد اور جماعت کی سب سے پہلی ضرورت ہے۔ ان ممالک میں تعمیر کی جانے والی ان مسجدوں کی تعداد جو وسعت و فنِ تعمیر کے لحاظ سے بھی از حد جاذبِ نظر ہیں کوئی چار سو کے لگ بھگ ہے"

س "کیا وہ خبر درست ہے کہ گیمبیا کے گورنر جنرل احمدی مسلمان ہیں؟"

ج "بے شک۔ (بفضلہ تعالیٰ) اور بڑے ہی مخلص اور پابندِ صوم و صلوٰۃ مسلمان ہیں۔"

س "انڈونیشیا میں تو سنا ہے آپ کی شہروں اور قصبوں کے علاوہ دیہات میں بھی جماعتیں ہیں۔ کیا حالیہ سیاسی اکھاڑ پچھاڑ اور مار دھاڑ میں آپ کی تبلیغی سرگرمیوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔؟"

ج "جی ہاں آپ نے بالکل ٹھیک سنا ہے کہ خدا کے فضل سے انڈونیشیا کے دیہات تک ہم اسلام کا پیغام پہنچانے میں کامیاب ہیں ——— چونکہ ہمارا مقصد و منتہا سیاست نہیں مذہب ہے اس لئے ہم سیاست کے بکھیڑوں میں پڑتے ہی نہیں۔ نہ یہاں نہ کہیں اور۔ بس ہر جگہ حکومتِ وقت کے ساتھ نیک اور معروف کاموں میں تعاون کرتے ہیں۔ ہمارا اوّل و آخر مدعا ان قال اللہ و قال الرسول کی تبلیغ ہے۔ ہمیں کسی ملک کی سیاسی کشمکش حصولِ اقتدار سے کیا واسطہ اسی لئے اس ہولناک اکھاڑ پچھاڑ میں بھی ہمارا نہ کوئی رکن زخمی ہوا نہ مارا گیا۔ کیونکہ جماعت کے افراد بہترین شہری اور بہترین محب وطن ہونے کے باعث فریقین کی نگاہوں میں محترم ہیں۔"

س "صاحبزادہ صاحب! کیا کسی بیرونی ملک میں آپ کا کوئی مبلغ بیعت لے سکتا ہے؟"

ج "نہیں۔ یہ حق یا وظیفہ صرف امامِ جماعت کا ہے۔ یا اس کا جسے بطور خاص یہ عزت تفویض کر دی جائے۔ معمول یہ ہے کہ جب کوئی شخص پوری تحقیق کے بعد اسلام قبول کر کے جماعت میں داخل ہونے کی خواہش کرتا ہے تو اس سے بیعت فارم پُر کرا کے مرکز میں بھجوا دیا جاتا ہے اور یہاں سے منظوری چلی جاتی ہے۔"

س "کیا گیمبیا کے علاوہ بھی کچھ ملکوں کی وزارتوں یا اعلیٰ سروسز میں آپ کے لوگ ہیں؟"

ج "کیوں نہیں! مثلاً غانا اور سیرالیون کی وزارتی کونسلوں میں۔ اور اعلیٰ سروسز میں تو ہر جگہ ہی جماعت کا باوقار حصہ ہے۔ اس لئے کہ بیرونی ملکوں میں ہمارے یہاں ایسا گھٹیا قسم کا فرقہ وارانہ تعصب نہیں ہے۔"

س "صاحبزادہ صاحب محترم! یورپی ممالک میں پردہ کے حکم کی تعمیل کرانے میں تو خاصی دقت پیش آتی ہو گی؟"

ج "وہ لوگ جو باقاعدہ تحقیق کے بعد کوئی نظریہ، ازم یا مذہب قبول کریں، ان کے اخلاص و ایثار کے لئے اپنے ظاہری مشاغل و معمولات میں تبدیلی پیدا کرنا ہرگز مشکل نہیں ہوتا اگر پردہ سے مراد برقعہ ہے تو اس قسم کا پردہ شاذ ہی کسی اور ملک میں ہے۔ جب یورپ ایسے بے راہ ماحول کی پروردہ ایک خاتون اسلام کی حیادار تعلیم پر ایمان لاتی ہے تو جہاں تک دل و نگاہ کے اسلامی پردہ کا تعلق ہے وہ اسی لمحے سے شروع ہو جاتا ہے البتہ وہ اپنے نقطۂ عروج کو بتدریج پہنچتا ہے"

"اس وقت بیرونی ملکوں میں آپ کے اندازاً کتنے تبلیغی مشن ہوں گے؟"

"سینتیس ۳۷ ——— ۱۲۔ افریقہ میں ——— ۹ یورپ میں ۴ امریکہ میں ۶ مشرق وسطیٰ میں ——— اور ۷ مشرق بعید میں۔ اور مزید تین کے لئے منصوبہ بندی مکمل ہو چکی ہے۔"

"ان مشنوں میں مصروفِ تبلیغ مرکزی اور مقامی مبلغین کی اندازاً کیا تعداد ہو گی؟"

"اکسٹھ ۶۱ مرکزی مبلغین ——— اور ۶۸ مقامی معلمین"

"کیا آپ کے یہاں ان مبلغین کی کوئی درجہ بندی بھی ہے؟"

"اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے والوں کے ایمان افروز ایثار کی درجہ بندی کیونکر ممکن ہے۔ بھلا کہ ہر پھول کی خوشبو دوسرے سے جدا ہے لیکن جہاں تک تبلیغ و تبشیر کے نقطۂ نظر سے مقام و مرتبے کا تعلق ہے تحریک جدید، جماعت اور جماعت کے امام کی نگاہوں میں یہ سب یکساں عزت و توقیر کے مالک و مستحق ہیں"

ذاتی کوائف

یہ صحافت بھی عجیب چسکا ہے۔ ادھر کوئی کارآمد شخصیت دکھائی دی اور فوراً صحافی کی رگ استفسار پھڑک اٹھی۔ جب پچھلے دنوں فضائے عالم میں پھیلے ہوئے مرکزی مجاہدین و مبشرین اسلام کے چیف آف دی سٹاف سے کیا ملا دین محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے فروغ و تبلیغ کی بابرکت مہم کا سیاق و سباق جاننے کے لئے میرے قلب و روح مضطرب و بیقرار ہو گئے

کم گو، تکلم آمیز براہ راست اور منطقی و باقاعدہ مزاج، رفتار و طبع کے مالک۔ چہرہ ... سے بھی ابھرتا ہوا سہانا قد۔ بھرا بھرا ... سفید رنگ چوڑا ماتھا۔ آنکھوں میں حرکت کے پس پردہ گہری مطالعاتی سوچ ... ———شریف ابن شریف ابن شریف مبارک بن محمود بن احمد مذہب اوڑھنا بچھونا۔ تبلیغی منصوبہ بندی شغلِ محبوب۔ مولوی فاضل گریجوایٹ۔ آواز میں وقار۔ گفتار میں اعتماد رفتار میں متانت تمکنت۔ عمر کا قدم زندگی کی ۵۶ ویں بہار میں۔ اظہار بیان میں نفاست۔ اجمالی

پہلے عریانی سے نفرت پیدا ہوتی ہے پھر آزادانہ معاشرتی ربط و ضبط چھوڑا جاتا ہے۔ اس کے بعد مخلوط مجالس میں شرکت سے احتراز کا مرحلہ آتا ہے اور آخر میں لگاتار ستر اور زینت کے دوسرے حقے ڈھانپنے لگتے ہیں۔

جماعت کا نظام خلافت

جواب کا آخری فقرہ ابھی پورا نہ ہوا تھا کہ پھر فون کی گھنٹی بجی۔ صاحبزادہ صاحب فون سننے لگے اور میں نے بزعم خویش ایک عجیب و غریب سوال کے لئے الفاظ جمع کرنے شروع کر دئے۔ سوال یہ تھا کہ

"کیا جماعت کے نظام خلافت میں یہ ممکن ہے کہ کبھی خلافت کی مسند پاکستان سے کسی افریقی ملک میں منتقل ہو جائے؟ کیا جماعت کا موجودہ انتخابی لائحہ کار اس کی اجازت دیتا ہے؟" مگر خفیف تامل و تذبذب کے بعد میری طرف سے یہ سوال کیا گیا اور بے دہ گنا بیاختگی اور بشاشت سے اس کا جواب دے دیا گیا۔

صاحبزادہ صاحب کہنے لگے "یہ بات تو حضرت اللہ العالمین ہی کے علم میں ہے کہ کل کیا ہونے والا ہے اور یہ جماعت ایک امام کی موجودگی میں دوسرے کے تصور کی بھی قائل نہیں۔ اور نہ اس کا تعلق میرے کام اور فرائض سے ہے — رہی اصولی بات — تو بیج ڈالنے والے کا کام تو حضرت اللہ کا نام لے کر زمین میں بیج بکھیرتے چلے جانا ہے۔ اس امر کا علم تو اس حیّ و قیوم ہی کو ہے کہ بیج کے کس دانے سے کتنی بالیاں اور خوشے پھوٹیں گے اور کہاں کہاں فصل کتنی زیادہ ہو گی — جہاں تک موجودہ انتخابی لائحہ کار کا تعلق ہے میرے نزدیک اس کی حیثیت ہرگز دائمی یا اٹل قسم کی نہیں ہے حالات کے تقاضوں کے تحت اس میں خود بخود تبدیلیاں واقع ہوتی جائیں گی۔ مثال کے طور پر اس وقت جو ادارہ انتخاب ہے اس میں سرفہرست بانی سلسلہ کے اصحاب کا نام آتا ہے جو چند سالوں کے بعد نایاب ہو جائیں گے۔ اور اس لائحہ کار کی ایک شق خود بخود ساکت ہو جائے گی۔ ویسے بھی سربراہ جماعت مختار و مجاز ہے کہ اس میں حالات کے مطابق تبدیلی کر سکے۔ اگر کبھی اس عالم الغیب خدا نے یہ دیکھا کہ آئندہ تبلیغ اسلام کسی افریقی سرزمین سے کہیں زیادہ موثر طریق سے ہو سکتی ہے تو یقیناً وہ خود امام جماعت کے دل میں اس کے مناسب حال تحریک فرما دے گا۔"

س۔ "کیا مغربی ملکوں میں بھی آپ کے تبلیغی مرکز قائم ہیں؟"

ج۔ "کیوں نہیں! عراق، لبنان، شام، مصر اور شرق اردن تمام جگہ ہیں۔"

س۔ "وہاں ان کا اصل کام کیا ہے؟"

ج۔ "(اول) اسلام دشمن طاقتوں کا مقابلہ (دوم) مسلمان را مسلمان باز کردن" کی مہم دلوں اور روحوں سے افرنگی تہذیب کا رنگ و روغن دھو نا کھرچنا اور اتارنا۔ آپ کبھی ان ملکوں میں جائیں تو آپ کو معلوم ہو کہ وہاں اسلامی نظریات و تہذیب پر عیسوی تہذیب نے کس کس جہت سے کیسے کیسے خطرناک وار کئے ہیں۔ حتیٰ کہ بیچ وہ پہچانی ہوئی صورت بھی پہچانی نہیں جاتی

س۔ "آپ کا اسرائیل مشن ان دنوں کس حال میں ہے؟"

ج۔ "جہاں تک مشن کا تعلق ہے وہ ماشاءاللہ بے حد کامیاب ہے۔ خود کبیل ہے وہاں بہت بڑی جماعت ہے۔ "جبل الکرمل" نامی پہاڑی کی مالک جہاں جماعت کا اپنا ایک ہائی اسینڈرڈ سکول ہے — رہا حال — تو جو دوسرے مسلمانوں کا ہے۔ ان جبر و تشدد کے ایام میں وہی ان کا ہے وہ بھی بری طرح اسرائیلیوں کے غیظ و غضب کا مورد ہیں۔ انہیں طرح طرح سے زچ کیا جاتا ہے ان کا معاشی بائیکاٹ کیا جاتا ہے۔ بنیادی حقوق کے مطالبے پر طرح طرح کی سزائیں دی جاتی ہیں کبھی کبھار کوئی مصری یا شامی اخبار ان کی داستان درد چھاپ دیتا ہے تو ان کے دکھوں اور مصیبتوں کا علم ہو جاتا ہے۔ اور پھر یہ معلوم ہوتے ہی اس بات کا قلق اور کرب شدید ہو جاتا ہے کہ اپنے ہاتھ اتنے بندھے ہوئے ہیں کہ ہم اپنے ان تمام بھائیوں کے لئے (جو اسرائیلی جبر و تشدد کے نرغے میں ہیں یا تن بہ تقدیر ارض وطن کی آزادی کے لئے گوریلا جنگ لڑنے میں مصروف ہیں) سوائے دعا کے اور کچھ نہیں کر سکتے۔"

یورپ کے نو مسلم

تحریک جدید کے جہاں گرد وکیل التبشیر سے گفتگو کا سلسلہ اب اس مرحلہ پر پہنچ گیا تھا کہ رسمی طور پر سوال کرنے کی ضرورت نہ رہی تھی۔ میں نے دو ایک لمحوں کے توقف کے بعد زبانی زبان سے یورپ میں تبلیغ کے نتائج کی طرف اشارہ کیا تو فرمایا — "پچھلے دنوں جنیوا میں ایک متعصب عیسائی صحافی کے اسی قسم کے ایک سوال کا (جو اس نے اپنی طرف سے بڑے تیکھے انداز اور طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کیا تھا) جواب نویس نے یہ دیا تھا کہ:-

"آپ کے نبی نے (جسے آپ خدا بھی مانتے ہیں) اپنی زندگی میں جتنے لوگ کنورٹ (Convert) کئے تھے خدا کے فضل سے ہماری تبلیغ سے پچھلے چند سالوں ہی میں اس سے کئی گنا عیسائی مسلمان ہو چکے ہیں — لیکن — آپ کے لئے میرا جواب اس سے مختلف ہے اس لئے کہ آپ نے یہ سوال کسی تعصب کی بنا پر یا استہزاء کے طور پر نہیں کیا بلکہ آپ دردمندی سے تصویر کے اس رُخ کے بارے میں بھی کچھ جاننا چاہتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ افریقی ممالک کے مقابلے میں یورپی ممالک میں اعداد و شمار کے لحاظ سے نتائج میں کافی فرق ہے جس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ یورپ میں مادیت پرستی اخلاقی بے راہ روی اور لادینیت کی وبائیں ہولناک رنگ اختیار کر چکی ہیں۔ عیسائی منادصدیوں سے وہاں عیسائیت کی خوبیاں پھیلانے کی بجائے زیادہ تر اسلام اور پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں بدظنیاں اور مکروہ اتہامات ہی پھیلاتے رہے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہاں کے لوگ اسلام سے تو صرف بدظن ہوئے عیسائیت سے بھی بے تعلق اور بیزار ہو گئے۔ اس لئے کہ انہیں عیسائیت میں سوائے دوسروں کی تعلیمات میں کیڑے ڈالنے کے اور کوئی نمایاں چیز نظر نہ آئی۔ اس پر ستم یہ ہوا کہ جوں جوں ان کی تجارت بین الاقوامی ہوتی گئی اور یافت بڑھتی گئی وہ لغو تفریحوں اور جنسیاتی عشرتوں میں کھو گئے اور انکی بد اعمالیوں کا اپنی تعلیم میں کوئی علاج نہ پا کر چرچ بھی بے بس ہوتا چلا گیا۔ حتیٰ کہ حضرت عیسیٰؑ کو خدا ماننے کے شرک میں مبتلا اس قوم پر پچھلے دنوں وہ ساعت بھی آئی کہ پورے برطانیہ میں "ہم جنسیت" ایک قومی ضرورت قرار پا گئی اور مذہب کی محافظ اعلیٰ ملکہ عالیہ کو بصد خوشنودی اپنے ہاتھ سے دستخط کر کے اس مکروہ ترین غلط کاری کو آئینی حیثیت دینی پڑی۔

تین مرحلے

ان حالات میں ہمیں اپنی تبلیغ و ابلاغ کی اس مہم کو تین مرحلوں میں تقسیم کرنا پڑا۔ — پہلا مرحلہ۔ اسلام اور پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں عیسائی مناؤوں کی پھیلائی ہوئی بدظنیوں کا قلع قمع تھا اور حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر لگائے گئے اتہامات کی مسکت اور مبرہن تردید الحمد للہ کہ یہ مرحلہ بڑی حد تک سر ہو چکا ہے۔ اب یورپی ذہن عیسائیت سے متنفر ہی نہیں اسلام کی تعلیم کے بارے میں خوش گمان بھی ہے اور احرار یورپ کا مزاج خود بخود اسلام کے ضابطۂ حیات کی طرف مائل ہے۔ لہٰذا اب دوسرا مرحلہ زیر عمل ہے۔ یعنی اسلام کے اوصاف و محاسن پیش کرنے کا اور حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک و منزہ اسوہ کو پیش کرنے کا۔ جس کے ساتھ ساتھ آپ ہی آپ تیسرا مرحلہ تربیت بھی طے ہوتا جا رہا ہے — مگر یہ میں نے اس لئے عرض کر دیا ہے کہ آپ نے پوچھا ہے ورنہ سچی بات تو یہ ہے کہ یہ سب کچھ اس جلیل و قدیر کے فضل ہی کا کرشمہ ہے۔ ہم تو محض بیج کے دانے بکھیرنے پر مامور ہیں۔ دلوں کی تبدیلی تو صرف اور صرف اس مقلب القلوب ہی کے ہاتھ میں ہے

ایک بڑی مشکل

اصل میں یورپ میں ہماری سب سے بڑی مشکل ان ملکوں میں مختلف ممالک سے آکر بسنے والے مسلمان ہیں جو ان عشرت ساز ماحول میں پہنچتے ہی اپنی اسلامی کینچلی اتار پرے پھینک دیتے ہیں۔ اور مر توڑ کوشش کرتے ہیں کہ بے راہ روی اور اخلاق باختگی کی اس دوڑ میں اپنے یورپین دوستوں سے بھی دو قدم آگے ہی رہیں۔"

س۔ "صاحبزادہ صاحب! کیا آپ اس امر پر بھی روشنی ڈالنے کی زحمت گوارا فرمائیں گے کہ آپ کی اس مہم میں دوسرے مسلمان کس طرح آپ کا ہاتھ بٹا سکتے ہیں؟"

ج "جہاد تبلیغ ہر مسلمان پر فرض ہے اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے "جہاد اکبر" کے نام سے موسوم فرمایا ہے جو کچھ ہم کر رہے ہیں یہ صرف ہمیں پر نہیں ہر نام لیوائے اسلام پر فرض ہے۔ اگر وہ اپنی کسی مجبوری یا انقباض کے باعث ہمارے ساتھ مل کر یہ فریضہ انجام دینا نہیں چاہتے تو نہ سہی اپنے طور پر علیحدہ کریں۔ مقصد تو ہم سب کا دین متین کی تبلیغ اور اشاعت ہے۔ لیکن وہ اگر کسی داخلی و خارجی الجھن کے باعث اس سے بھی عاری ہوں تو پھر (کم از کم) یہی کریں کہ ہمارے خلاف بدظنیاں پھیلا کر اور ہمارے معتقدات کا تحریف و تلبیس سے حلیہ بگاڑ کر ہماری اس جدوجہد کو دشوار گزار بنانے والے اپنے علماء کرام ہی کو اس مکروہ دھندے سے روکے رکھیں"

بس چند منٹ اور

اتنے میں تیسرے فون کی گھنٹی بجی۔ یہ شاید کسی پہلے سے طے شدہ مصروفیات کے بارے میں تھی۔ صاحبزادہ صاحب نے جواب دیا — "لاہور سے آئے ہوئے ایک صحافی میرے پاس بیٹھے ہیں۔ بس چند منٹ اور" — خود مجھے احساس تھا کہ میں نے ان کا کافی وقت اپنی مصروفیات پر صرف کرایا ہے اسلئے عرض کیا:- "آپ کی باتوں کی شیرینی مجھے آپ کے سامنے سے اٹھنے نہ دیتی مگر آپ کی اہم ملّی مصروفیات کا احساس بھی دامنگیر ہے اس لئے میں اپنی باقی معروضات کسی اور وقت پر اٹھا رکھتا ہوں۔ بس اسے میری آخری گزارش جانیئے۔ اور میں نے چپکے سے استفسار لڑھکا دیا:-

"صاحبزادہ صاحب اپنے آبائی وطن اور اعزہ و اقارب سے ہزاروں کوس دور مسافرت کی زندگی بہرحال کٹھن ہوتی ہے یقیناً تبلیغ کے ان جانکاہ مرحلوں کو طے کرتے کرتے کچھ خوش نصیب اپنے زیر تبلیغ ملکوں ہی میں اپنے ربّ کو پیارے ہو گئے ہوں گے۔ کیا آپ مجملاً ان کی تعداد اور دیگر کوائف پر روشنی ڈالنا پسند فرمائیں گے۔ اور یہ بھی کہ کیا اسلام کے ان جاں سپار عسکریوں کی جماعت کی طرف سے کوئی یادگار قائم کی گئی ہے؟"

فرمایا "ضرور! یہ ذکر تو بجائے خود ایمان افروز ہے

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

ذبیح اللہ کون تھے؟ —— رسالہ ھُما سے دو باتیں

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن ملیباری

ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی صداقت اور نبوت پر دنیا کی تین بڑی اقوام مسلمان، عیسائی اور یہودی ایمان لاتے ہیں۔ اسی طرح ان کے دو فرزندان حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت اسحٰقؑ علیہما السلام پر بھی انہیں ایمان و یقین ہے۔

حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد بنی اسماعیل کہلائی اور حضرت اسحٰقؑ سے بنی اسرائیل کا سلسلہ جاری ہوا۔ حضرت موسیٰؑ، حضرت داؤدؑ، حضرت سلیمانؑ، حضرت الیاسؑ، حضرت یحییٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ وغیرہم بنی اسرائیلی سلسلہ کے انبیاء تھے۔ بالآخر حضرت موسیٰؑ کی ایک پیشگوئی (استثناء ۱۸: ۱۸) کے مطابق سلسلۂ نبوت بنی اسرائیل کے بھائیوں یعنی بنی اسماعیل میں منتقل ہوگیا۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق بنی اسماعیل میں سے حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔

چونکہ بنی اسرائیل کا نسب نامہ حضرت اسحٰق علیہ السلام پر ختم ہوتا ہے اس لئے یہود و نصاریٰ جنہیں صرف اسرائیلی نبیوں پر ہی ایمان ہے حضرت اسحٰق علیہ السلام کو حضرت اسمٰعیلؑ پر برتری اور فضیلت دیتے ہوئے انہیں ذبیح اللہ قرار دیتے ہیں۔ اس کے لئے بائیبل میں سے بعض حوالہ جات بھی پیش کیا کرتے ہیں۔

چنانچہ مسیحی رسالہ ھُما بابت جنوری مارچ ۱۹۶۹ء میں ایک مضمون زیر عنوان "عید الاضحیٰ — امتحانِ ایمان" شائع ہوا ہے جس میں مضمون نگار مسٹر چوہدری سام ایم چوہان نے بائیبل کے چند حوالوں کی روشنی میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ذبیح اللہ حضرت اسحٰقؑ تھے نہ کہ حضرت اسمٰعیلؑ۔ ساتھ ہی قرآن کریم پر یہ الزام بھی عاید کیا کہ "یہاں (قرآن کریم میں۔ ناقل) حضرت ابراہیمؑ کے اپنے ایک فرزند دلبند کی قربانی کا ذکر تو ہے مگر بیٹے کا نام نہیں یعنی حضرت اسمٰعیل کا نام نہیں لکھا ہے۔ یوں قرآن شریف میں بیٹے کا نام نہیں دیا گیا اسلئے جمہور امت مسلمہ کی رائے ہے کہ حضرت اسمٰعیلؑ کو قربانی کے لئے چنا گیا۔ ...... بائیبل مقدس نہایت صفائی و صراحت کے ساتھ بیٹے کا نام بتاتی اور بتاتی ہے: ابرہام شاہ۔"

قبل اس کے کہ قرآن کریم اور بائیبل کی روشنی میں ذبیح اللہ کی تعیین کی جائے واضح رنگ میں اس بات کا علم ہو جاتا ہے کہ ذبیح اللہ حضرت اسمٰعیلؑ تھے نہ کہ حضرت اسحٰقؑ۔

مسلمانوں کی عظیم الشان اجتماعی عبادت حج بیت اللہ۔ جو سال میں صرف ایک دفعہ بجا لائی جاتی ہے۔ یہ حج ہزاروں سال سے مقررہ ایام میں سرزمین عرب میں ہی ہوتا ہے۔ اس موقع پر حضرت ابراہیمؑ کی اس عظیم الشان قربانی کی یاد میں قربانیاں دی جاتی ہیں عرب کی ساری تاریخ اور جملہ روایات اس بات پر متفق ہیں کہ اس موقع پر جس قربانی کی یاد میں بھیڑ بکروں کو ذبح کیا جاتا ہے وہ حضرت اسمٰعیلؑ کی قربانی کی یاد ہے نہ کہ حضرت اسحٰقؑ کی قربانی کی یاد۔

اگرچہ یہود و نصاریٰ کے جدِّ امجد حضرت اسحٰق سب کے لئے قابل احترام وجود ہیں۔ مگر یہ دونوں قومیں حضرت اسحٰقؑ کی نسبت ذبیح اللہ ہونے کی جو بات بیان کرتی ہیں واقعاتی پہلو سے درست نہیں۔ واقعات جس بات کی شہادت دیتے ہیں وہ یہی ہے کہ عرب کے مورثِ اعلیٰ حضرت اسمٰعیلؑ ہی فی الواقع ذبیح اللہ تھے چنانچہ قرآن کریم میں سورۃ الصّٰفّٰت میں اس عظیم قربانی کا یوں ذکر کیا گیا ہے:-

رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ ۝ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ۚ قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ ۝ فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ۝ وَنَادَيْنَاهُ أَن يَا إِبْرَاهِيمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا ۚ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝

(الصّٰفّٰت ع ۷)

(حضرت ابراہیم نے خدا سے یوں دعا کی)

اے میرے رب مجھے نیک و صالح اولاد بخش۔ تب ہم نے اس کو ایک حلیم لڑکے کی بشارت دی پھر جب وہ بچہ اس کے ساتھ تیز چلنے کے قابل ہوگیا، اس نے کہا اے میرے بیٹے! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ پس تو فیصلہ کر کہ اس میں تیری کیا رائے ہے اسی وقت بیٹے نے کہا اے میرے باپ! جو کچھ آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے کہا گیا ہے وہی آپ کر گزریں۔ آپ انشاء اللہ مجھے اپنے ایمان پر قائم رہنے والا دیکھیں گے۔ پھر جب وہ دونوں خدا کے فرمانبردار ہو گئے تو باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل گرا لیا تو ہم نے اسے پکار کر کہا اے ابراہیم! تو اپنی رؤیا پوری کر چکا۔ ہم اسی طرح محسنوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں پہلے حضرت ابراہیمؑ کے نرینہ اولاد کے لئے خدا تعالیٰ سے التجا کرنے کا ذکر ہے۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ ایک غلام حلیم کی بشارت دیتا ہے اور یہ غلام حلیم حضرت اسمٰعیلؑ تھے۔ اس کی تصدیق بائیبل یوں کرتی ہے:-

"خداوند کے فرشتے نے اسے کہا کہ میں تیری اولاد کو بہت بڑھاؤں گا کہ وہ کثرت سے گنی نہ جائے گی۔ اور خداوند کے فرشتہ نے اسے کہا کہ تو حاملہ ہے اور ایک بیٹا جنے گی۔ اس کا نام اسمٰعیل رکھنا کہ خداوند نے تیرا دکھ سن لیا۔" (پیدائش ۱۶: ۱۰-۱۱)

قرآن کریم مذکورہ بیان کے بعد اس عظیم قربانی کا ذکر فرماتا ہے جب قربانی کا یہ ذکر ختم ہوتا ہے تو پھر ایک اور لڑکے کی بشارت حضرت ابراہیمؑ کو ملتی ہے۔ اور اس دوسرے لڑکے کا نام قرآن کریم نے اسحٰق بتایا ہے۔ یعنی وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ نَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ کہ ہم نے اسے اسحٰق کے بارے میں بشارت دی جو ایک نبی تھا اور صالح اور نیکو کاروں میں سے تھا۔

قرآن کریم کے اس طویل بیان سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کی دعاؤں کے نتیجہ میں آپ کو جس لڑکے کی بشارت ملی تھی وہ حضرت اسمٰعیل تھے (اسمٰعیل نام میں بجائے خود اس طرف واضح اشارہ موجود ہے) جن کے ساتھ ذبح و قربانی کا واقعہ پیش آیا تھا۔ اور اس کا اجمالی ذکر قرآن میں موجود ہے۔ اس کے بعد حضرت اسحٰقؑ کی بشارت کا ذکر ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم صاف اور واضح رنگ میں بتاتا ہے کہ ذبیح اللہ حضرت اسمٰعیلؑ تھے نہ کہ حضرت اسحٰقؑ۔

بائیبل کا گہرا مطالعہ بھی ہماری رہنمائی کرتا ہے کہ بائیبل بھی قرآن کریم کے مذکورہ بیان کی تصدیق کرتی ہے یعنی پہلے حضرت اسمٰعیلؑ پیدا ہوئے ہیں اس کے بعد حضرت اسحٰقؑ کی کی بشارت خدا کی طرف سے حضرت ابراہیمؑ کو مل جاتی ہے۔ ملاحظہ ہو:-

"ہاجرہ ابرام کے لئے بیٹا جنی اور ابرام نے اپنے بیٹے کا نام جو ہاجرہ جنی اسمٰعیل رکھا۔ اور جب ابرام سے ہاجرہ کے اسمٰعیل پیدا ہوا تب ابرام چھیاسی برس کا تھا۔"

(پیدائش ۱۶: ۱۵-۱۶)

"خدا نے ابرام سے کہا کہ تیری جورو سری جو ہے سو اس کو سری مت کہا کر۔ بلکہ اس کا نام سارہ ہے اور میں اسے برکت دوں گا اور اس سے بھی تجھے ایک بیٹا بخشوں گا۔ یقیناً میں اسے برکت دوں گا کہ وہ قوموں کی ماں ہوگی اور ملکوں کے بادشاہ اس سے پیدا ہوں گے۔ تب ابراہام منہ کے بل گرا اور ہنس کے دل میں کہا کہ کیا سو برس کے مرد کو بیٹا پیدا ہوگا اور کیا سارہ جو نوے برس کی ہے جنے گی۔ اور ابراہام نے خدا سے کہا کہ کاش کہ اسمٰعیل تیرے حضور جیتا رہے۔"

(پیدائش ۱۷: ۱۵-۱۸)

یہ ہر دو آیات ہمیں بتاتی ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ کی عمر جب ۸۶ برس کی تھی تو حضرت اسمٰعیل پیدا ہوئے۔ اس کے چودہ سال کے بعد جب حضرت ابراہیمؑ کی عمر ایک سو اور آپ کی بیوی کی عمر ۹۰ سال کی ہوئی تو دوسرے لڑکے حضرت اسحٰق کی بشارت ملتی ہے۔

اس کے رو سے حضرت ابراہیمؑ کا اکلوتا (پہلا) بیٹا حضرت اسمٰعیلؑ ٹھہرتے ہیں۔ ساری بائیبل میں جہاں ذبیح اللہ کا ذکر آیا ہے وہاں اکلوتے بیٹے کی قربانی کا ہی ذکر آیا ہے چنانچہ ملاحظہ ہو:-

"تو نے اپنے بیٹے۔ ہاں اپنے اکلوتے کو مجھ سے دریغ نہ کیا۔"

(پیدائش ۲۲: ۱۲)

"اس لئے کہ تو نے ایسا کام کیا اور اپنا بیٹا۔ ہاں اپنا اکلوتا ہی بیٹا دریغ نہ رکھا۔ میں نے اپنی قسم کھائی کہ میں برکت دیتے ہی تجھے برکت دوں گا اور بڑھاتے ہی تیری نسل کو آسمان کے ستاروں اور دریا کے کنارے کی ریت کے مانند بڑھاؤں گا۔"

(پیدائش ۲۲: ۱۶-۱۷)

ان آیات سے ظاہر ہے کہ قربانی اکلوتے بیٹے کی ہوئی تھی۔ اکلوتے بیٹے کا اطلاق حضرت اسحٰقؑ پر کسی زمانہ میں نہ ہوا تھا۔ بلکہ اکلوتے بیٹے حضرت اسمٰعیل تھے۔ جب آپ کی عمر چودہ پندرہ سال کی ہوئی تو حضرت اسحٰق پیدا ہوئے تھے۔ اس کی تصدیق قرآن کریم اور بائیبل دونوں کرتے ہیں۔

غرض بائیبل اور قرآن کریم سے صاف طور پر عیاں ہے کہ حضرت اسمٰعیلؑ جو حضرت ابراہیمؑ کے اکلوتے بیٹے تھے ہی ذبیح اللہ تھے۔ یہود و نصاریٰ حضرت اسحٰقؑ کو کسی [illegible] بنیاد کے بغیر ہی ذبیح اللہ قرار دیتے ہیں۔ [illegible] بائیبل میں ذبیح اللہ کا نام [illegible] جو قرار دیا گیا ہے وہ بائیبل کی صریح تحریف [illegible]

کی ایک اور مثال ہے۔ تورات کے محرّف و مبدّل ہونے کی حقیقت قرآن کریم نے متعدد جگہ ظاہر فرمائی ہے۔ ملاحظہ ہو:-

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ

(آل عمران ع ۲:۳)

یعنی خدا کے نزدیک اصل دین اسلام ہی ہے۔ اور اہل کتاب نے بعد اس کے کہ ان کے پاس علم آیا تھا آپس کے فساد کی وجہ سے اختلاف کیا تھا۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ

یعنی کہ ہم نے حضرت موسیٰ کو کتاب دی تھی پھر لوگوں نے اس میں اختلاف کیا۔

ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِن بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ

یعنی اس کو سمجھنے کے بعد وہ اس میں تحریف کرتے ہیں۔

یہ اور اس قسم کی کئی آیتوں سے ظاہر ہے کہ موجودہ بائیبل وہ نہیں رہی جو ابتداء میں تھی بلکہ اس میں کئی جگہ دسترس ہو چکی ہے اور یہ تحریف یا تبدیلی کا شکار ہو چکی ہے۔ اس کا اعتراف [illegible] بلکہ عیسائی محققین کی طرف سے بھی کیا جاتا ہے۔

[illegible] کی ذکریہ اشاعت کے ایک اور مضمون نگار [illegible] نے اپنے مضمون میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ

"ہم نے ابتدائی کتاب [illegible] کے تحریف ہونے [illegible] کی کوئی دلیل نہیں پائی"

ذبیح اللہ کے متعلق بائیبل میں بیان شدہ ذکر اس تحریف پر شاہد ناطق ہے [illegible] ایک طرف بائیبل یہ کہتی ہے کہ حضرت اسحٰق کی قربانی کا حکم تھا اور دوسری جگہ متعدد مقامات پر یہ کہتی ہے کہ حضرت ابراہیم کو اپنے اکلوتے بیٹے کی قربانی کا حکم تھا۔ جبکہ اکلوتے بیٹے حضرت اسحٰقؑ نہ تھے بلکہ حضرت اسمٰعیلؑ تھے۔

آخر میں تھا کہ مضمون نگار اپنے مضمون کی تائید [illegible] حضرت ابراہیمؑ کی اس قربانی کو قبول کرتے ہوئے تمثیلی رنگ میں ایک مینڈھے کو قربان کرنے کا جو ذکر کیا گیا ہے اس قربانی سے مراد حضرت مسیح ناصری کا صلیب پر مرنا ہے۔ یعنی بائیبل میں مذکور ثبوت کردہ برّہ حضرت عیسیٰ مسیح کلمۃ اللہ و روح اللہ ہیں۔

اس پر انشاء اللہ کسی اور موقع پر تفصیل سے قلم اٹھایا جائے گا۔ تاہم اتنا عرض کر دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کی ان عظیم الشان قربانیوں کا ثمرہ اور حضرت ابراہیم کی دعاؤں کا طفیل حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نسل اسمٰعیل میں مبعوث فرما کر عطا فرمایا ہے۔ یعنی آپ کا وجود حضرت اسمٰعیلؑ کی قربانی کی قبولیت کا دائمی ثبوت ہے۔

حضرت ابراہیمؑ نے یہ دعا فرمائی تھی:-

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ - رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

(البقرہ ع ۱۵)

یعنی اے ہمارے رب! ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار بنا اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک فرمانبردار جماعت بنا اور ہمیں عبادت کے طریق بتا اور ہماری طرف اپنے فضل کے ساتھ توجہ فرما۔ یقیناً تو (اپنے بندوں کی طرف) بہت توجہ کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اور اے ہمارے رب ہماری یہ بھی التجا ہے کہ تو ان ہی میں سے ایک ایسا رسول مبعوث فرما جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے یقیناً تو ہی غالب اور حکمتوں والا ہے۔

الغرض خدا تعالیٰ نے اپنے تمام وعدوں کے مطابق بنی اسرائیل کے بھائی بنی اسمٰعیل میں سے حضرت ابراہیم کی دعاؤں کی قبولیت کے طور پر اور حضرت ابراہیم و اسمٰعیل کی قربانیوں کے نتیجہ میں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا

مبارک ہیں وہ جو ان خدائی بشارتوں کے مطابق آنحضرت کے دامن سے وابستگی اختیار کرتے ہیں۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو [illegible] بچی عطا فرمائی ہے۔ الحمد للہ۔ [illegible] مولوی عبد الرحیم صاحب [illegible] مبلغ [illegible] وحید آباد کی بڑی پوتی [illegible] ہے۔ اور حضرت مولوی محمد [illegible] صاحب [illegible] کی پوتی ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود اور [illegible] کی درازیٔ عمر اور خادمہ دین بننے کے لئے دعا کی [illegible] میرے بڑے لڑکے کی امتحان [illegible] کامیابی [illegible]

[illegible]

[illegible] خاکسار [illegible] احمد [illegible]

شکریہ اور درخواست دعا

مسجد احمدیہ بھرت پور ضلع مرشد آباد مغربی بنگال

۱۹۶۶ء میں مکرم شیخ یعقوب حسن صاحب صدر جماعت احمدیہ بھرت پور نے اپنے مکان کا ایک حصہ بطور دار التبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ہبہ کر دیا تھا۔ اب ان کے بھائی مکرم [illegible] صاحب نے اپنے مکان کا ایک حصہ جو بر لب سڑک ہے مسجد احمدیہ بنانے کے لئے ہبہ کر دیا ہے جس کی رجسٹری انشاء اللہ چند روز میں ہو جائے گی۔ مکرم میاں محمد حسین صاحب احمدی کلکتہ نے اس حصہ مکان کی رجسٹریشن اور ضروری تعمیر کے لئے اخراجات ادا کئے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

مسجد احمدیہ کینتھا۔ علاقہ بھرت پور

اسی طرح علاقہ بھرت پور بنگال کے موضع کینتھا میں مسجد احمدیہ ہے جو باضابطہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام رجسٹری ہو چکی ہے۔ اس کی توسیع کے لئے اس کے آگے ایک زمین کا حصہ تھا جو خرید کر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام رجسٹری ہو چکا ہے۔ اس زمین کی خرید اور رجسٹریشن کے جملہ اخراجات بھی مکرم میاں محمد حسین صاحب احمدی کلکتہ نے برداشت کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

مسجد احمدیہ نالگرام علاقہ بھرت پور

۱۹۶[illegible]ء میں مسجد احمدیہ نالگرام کی زمین خریدنے کے لئے مکرم میاں محمد عمر و مختار بشیر صاحبان نے رقم عنایت کی تھی۔ اس زمین پر احباب جماعت نے اپنے اخراجات سے حسب ضرورت مسجد تعمیر کر لی۔ اب اس مسجد کی توسیع کی ضرورت تھی۔ اس مسجد کے عقب میں ایک زمین تھی جس کو مکرم رحمت حسین صاحب احمدی ساکن نالگرام نے خرید کر لیا اور اس میں سے نصف حصہ اپنی طرف سے مسجد کی توسیع کے لئے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ہبہ کر دیا ہے جس کی باضابطہ رجسٹری بھی ہو گئی ہے۔ جس کے اخراجات مکرم میاں محمد حسین صاحب احمدی کلکتہ نے ادا فرمائے ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

ان ہر سہ مساجد کی تعمیر و توسیع اور رجسٹریشن وغیرہ کے اخراجات کے سلسلہ میں جن احباب نے مدد فرمائی ہے احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور ان کو دینی اور دنیوی ترقیات سے نوازے اور ان مساجد کو تبلیغ اسلام کے مرکز بنائے۔ آمین۔

خاکسار شریف احمد امینی مبلغ انچارج صوبہ بنگال و اڑیسہ

آہ میرے والد صاحب مرحوم وفات پا گئے

مورخہ ۱۳ر فروری بروز جمعرات میرے والد صاحب محترم عبد الستار صاحب ساکن [illegible] علاقہ پونچھ اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ والد صاحب مرحوم ۳۰ر جنوری ۱۹۶۹ء کو قادیان جلسہ سالانہ پر تشریف لائے۔ چونکہ ایک طویل عرصہ سے آپ بیمار چلے آ رہے تھے، جلسہ کے اختتام کے بعد کچھ دن بغرض علاج قادیان میں ہی ٹھہرے رہے۔ علاج سے آپ کی طبیعت پہلے سے اچھی ہو گئی تھی۔ مورخہ ۱۲ر فروری کو آپ واپس وطن روانہ ہو گئے اور گھر پہنچ کر ۱۳ر فروری کو رات کے ۸-۹ بجے اپنے مولا سے جا ملے۔

والد صاحب مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ مصائب اور تکالیف سے ذرا بھی نہ گھبراتے۔ بے لوث ہمدردی اور غریب پروری آپ کا شیوہ خاص تھا۔ حق بات کہنے سے کبھی نہ جھجکتے تھے۔ سچائی سے پیار تھا اور جھوٹ سے نفرت۔ ۱۹۲۴ء سے ۱۹۳۱ء تک تقریباً سات سال کا عرصہ آپ نے قادیان میں ہی گزارا۔ اور یہاں دینی تعلیم حاصل کرنے کے علاوہ ٹیلرنگ کا کام بھی کرتے رہے۔ واپس وطن جا کر بھی آپ ٹیلرنگ کا کام ہی کرتے رہے۔ [illegible] قادیان اور اہل قادیان سے بہت محبت تھی۔ آپ کی شدید خواہش تھی کہ اپنے کسی بیٹے کو قادیان میں تعلیم دلاؤں۔ چنانچہ خاکسار کو ۱۹۶۰ء میں قادیان بھجوایا۔ امتحان مولوی فاضل [illegible] کامیابی پر بہت خوش ہوئے اور مجھے نصیحت کی کہ سلسلہ کے کام [illegible] کرنا۔ [illegible]

بزرگان سلسلہ و احباب کرام سے درخواست ہے کہ والد صاحب مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔

خاکسار [illegible] احمد مبلغ سلسلہ [illegible]

موجودہ مالی سال ختم ہو رہا ہے
فوری توجہ کی ضرورت ہے

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا موجودہ مالی سال ختم ہونے میں صرف ایک ہفتہ باقی ہے۔ ہندوستان کی متعدد جماعتیں جن کا چندہ بجٹ کے مطابق مرکز کو وصول نہیں ہوا، اُن کی خدمت میں اس کمی کو پورا کرنے کے لئے تحریر کیا جا چکا ہے۔

لہٰذا احبابِ جماعت اور عہدیدارانِ مال کو اب ان بقیہ ایام میں فوری توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ جن جماعتوں کے پاس وصول شدہ چندہ مرکز میں قابلِ ترسیل ہے ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ بلا توقف ساتھ کے ساتھ مرکز میں بھجواتے رہیں تاکہ مالی سال ختم ہونے سے قبل چندہ کی رقوم مرکز میں وصول ہو کر جماعتوں کے حساب میں شمار ہو سکے۔

امید ہے کہ جملہ احبابِ جماعت اور عہدیدارانِ مال و صدر صاحبان مالی سال کے ان آخری ایام میں وصولی چندہ جات کے کام کو تیز کر کے تعاون فرمائیں گے۔ اور عند اللہ ماجور ہوں گے۔

(۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

فضلِ عمر فاؤنڈیشن فنڈ کے وعدوں کی ادائیگی کی آخری میعاد ماہ جون بمطابق احسان کو ختم ہو جائے گی لہٰذا جن دوستوں نے تا حال اپنے وعدوں کی مکمل ادائیگی نہیں کی وہ جلد از جلد توجہ کریں اور میعاد کی آخری تاریخ کا انتظار نہ کریں ٭

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

فضلِ عمر فاؤنڈیشن فنڈ کی سو فیصدی ادائیگی

قسط نمبر ۴

مکرم سید غلام مصطفیٰ صاحب	مظفر پور	۵۰۔۰۰
" سید محمد سلیمان صاحب معہ ناصر الدین صاحب	جمشید پور	۱۲۰۔۷۵
" سید ناصر احمد صاحب	"	۱۰۲۔۷۵
" سید ہمام الدین صاحب	"	۳۰۔۰۰
" ڈاکٹر محمد یونس صاحب مع خاندان	بھاگلپور	۴۰۳۔۰۰
" سید صدر الدین صاحب	برہ پورہ "	۳۶۔۰۰
" فیروز دین صاحب	"	۲۸۔۰۰
" سید وزارت حسین صاحب	اوڑیں	۱۱۰۔۰۰
" ملک بشیر احمد صاحب، شریف احمد صاحب و عظیمہ بیگم صاحبہ	آرٹھا	۴۵۔۰۰
" عطاء الرحمٰن صاحب	کٹک	۱۰۰۔۰۰
" احمد رضی اللہ صاحب	سونگھڑہ	۱۵۰۔۰۰
" مولوی ہارون رشید صاحب	بھدرک	۵۰۔۰۰
" عبد العزیز صاحب	"	۵۱۔۰۰
" علامہ نور الدین صاحب	"	۵۰۔۰۰
" شیخ عبد الصمد صاحب		۲۰۔۰۰
" شیخ محمود احمد صاحب		۱۰۔۰۰
" مجیب احمد صاحب		۳۰۔۰۰

مکرم میاں عبد الودود احمد صاحب	بھدرک	۵۰۔۰۰
" شیخ نور الدین صاحب	"	۱۰۔۰۰
" کمال الدین صاحب	"	۲۰۔۰۰
" ایم یوسف صاحب	سادنت واڑی	۱۰۰۔۰۰
" اہلیہ میاں محمد یوسف صاحب بانی مرحوم	کلکتہ	مکمل وعدہ
" میاں محمد حسین و محمد شفیع صاحبان	"	" "
" وی کے محی الدین صاحب	بمبئی	۱۵۱۔۰۰
" سی مطیع اللہ صاحب	"	۴۰۔۰۰
" پرویز خان صاحب	"	۵۔۰۰
" مولوی محمد صاحب	مدراس	۸۱۔۰۰
" زین الحق صاحب	ابراہیم پور	۱۲۔۰۰
" محمد یعقوب خان صاحب	مدنی بنی مائنز	۵۰۔۰۰
" نسیم احمد صاحب	ہولی مونگھیر	۵۔۰۰
" سید عبد الکریم رضی احمد صاحب	"	۷۔۰۰
" سید یعقوب الرحمٰن صاحب	سونگھڑہ	۱۵۰۔۰۰
" روشن علی صاحب	کلکتہ	۱۵۔۰۰
" شیخ حسیر الدین صاحب	سورو	۱۰۔۰۰
" شیخ امیر الدین صاحب	"	۱۵۔۰۰

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی سید بدر الدین احمد صاحب انسپکٹر وقفِ جدید

مکرم مولوی سید بدر الدین احمد صاحب انسپکٹر وقفِ جدید بہار۔ بنگال اور اڑیسہ کی جماعتوں میں وقفِ جدید کے چندہ کی وصولی و وعدہ جات کی غرض سے ۲۴؍ شہادت (اپریل) سے دورہ شروع کر رہے ہیں۔ جملہ عہدیداران امراء و صدر صاحبان و سیکرٹریان مال و احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس دورہ کو کامیاب بنانے کے لئے زیادہ سے زیادہ اپنا تعاون پیش فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ہر جماعت میں پہلے وہ بذریعہ خط تاریخِ آمد سے مطلع کرتے رہیں گے ٭

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

معلّمین کی ضرورت

تبلیغِ اسلام کو تیز سے تیز تر کرنے اور جملہ مسلمانوں میں تعلیم و تربیت کے کام کو وسیع کرنے کے لئے وقفِ جدید کے ذریعہ جو کام ہو رہا ہے اس میں مزید توسیع کے لئے ایسے چند نوجوانوں یا صحت مند ادھیڑ عمر کے واقفین کی ضرورت ہے جن میں خدمتِ دین کا شوق ہو اور اسلامی تعلیم سے واقفیت رکھتے ہوں۔ اور مرکز کے حکم پر ہندوستان کے کسی بھی علاقہ میں کام کرنے پر تیار ہوں۔ منظور کردہ معیار کے مطابق ایسے احباب کم از کم میٹرک یا مڈل پاس ہوں۔ اردو میں لکھنا پڑھنا جانتے ہوں۔ وقف منظور ہونے پر کچھ عرصہ مرکز میں یا کسی مبلغ کے ساتھ ٹریننگ کے دوران انہیں پچھتر (۷۵) روپے اور ٹریننگ میں کامیاب ہونے پر ۱۲۰—۴—۹۰ کے گریڈ میں ماہوار گذارہ دیا جائے گا۔ جو احباب خدمتِ دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کرنا چاہیں وہ اپنی درخواستیں مع جملہ کوائف و خدمتِ سلسلہ کا سابقہ تجربہ، صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ جلد بھجوا دیں۔

مہربانی کر کے امراء و صدر صاحبان، مبلغین و معلمین کرام اپنی اپنی جماعتوں میں وقف کی طرف دوستوں کو تحریک بھی کریں۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

صاحبزادہ [illegible] احمد صاحب [illegible] بقیہ صفحہ ۸

اسلام کے [illegible] نام [illegible] ... حافظ جمال احمد صاحب۔ مولانا نذیر احمد علی صاحب ... رحمت علی صاحب ... مولوی غلام حسین ایاز صاحب ... احمد صاحب — اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت [illegible] ... مرقد آج بھی اپنے جاں نثار [illegible] پر اپنا [illegible] کرنے کی تلقین کر رہا ہے [illegible] مولوی نذیر احمد صاحب مبشر [illegible] مغربی افریقہ [illegible] بلیغ تھے ... غنا اور سیرالیون

رئیس التبلیغ انچارج رہے — ۲۹ء سے ۱۹۵۵ء تک تبلیغ ہی کرتے اور پڑھاتے رہے [illegible] میں ایڈیٹ [illegible] کے ہی رہے۔ اسی طرح حافظ جمال احمد صاحب ۱۹۲۸ء سے ۱۹۴۹ء تک ماریشس میں رسول اللہ کے دین کا پرچم بلند کئے رہے اور وہیں جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ میں ان لوگوں کی خدمات کے ذکر کو کس طرح حق ادا کروں۔ ان کا ایثار، نفس کشی اور سرفروشی تو ہم سب کے لئے قندیلِ راہ ہے۔ رہیں ان کی [illegible] یادگار [illegible] تو انہی سے حاصل؟ اُن کے اسماءِ گرامی تو تاریخ کے

اداریہ …… بقیہ صفحہ نمبر ۲

جانتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور ارشادات کے منافی سمجھتے ہیں۔ اسی طرح اہلِ پیغام کے طریقِ عمل کو سراسر منافقت گردانتے ہیں۔ آپ لوگ درویشانِ قادیان کی طرف سے یہ بات اچھی طرح کان کھول کر سن لیں کہ یہ سب لوگ اپنے ذاتی علم اور عملی تجربہ کی بناء پر کہتے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جانشینی میں خلافتِ حقہ احمدیہ کے مقابلہ پر آپ لوگوں کی نام نہاد انجمن کی چنداں وقعت اُن کے دلوں میں نہیں۔ اور نہ ہی خلافت کے مقابلہ میں کوئی غیور مخلص احمدی بھائی، بالخصوص جماعتِ قادیان کسی بھی انجمن کو ایسا درجہ اور مرتبہ دینے کو تیار ہے —!! ومن قال سوی ذٰلک فھو من الکاذبین والمفترین ٭

(مغربی افریقہ) سیرالیون میں جماعت ہائے احمدیہ کی بیسویں سالانہ کانفرنس

بقیہ صفحہ اوّل

آپ نوجوانوں کی نسل کو روحانی اقدار کے صحت مندانہ نظریات سے آشنا کر رہے ہیں اور ایسا کر کے آپ ہماری قوم کو صحت مندانہ بنیادوں پر تعمیر کر رہے ہیں۔

میں، وزیر اعظم اور حکومت آپ کی دعاؤں کے لئے آپ کے شکر گزار ہیں۔ خدا کرے کہ ہم اپنے فرائض کی انجام دہی میں کامیاب و کامران رہیں"

لٹریچر کا تحفہ

گورنر جنرل موصوف کی تقریر کے بعد ان کی خدمت میں احمدیہ مشن کی طرف سے کتب کا تحفہ امیر محترم نے پیش کیا جسے موصوف نے بڑے شوق اور خلوص سے وصول کیا۔ یہ تحفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے سلسلہ کی بعض کتب کے انگریزی تراجم پر مشتمل تھا۔ اس تقریب پر پہلی نشست کی کارروائی ختم ہوئی۔ گورنر جنرل موصوف کو پُر خلوص طریق سے الوداع کیا گیا۔

گورنر جنرل کی طرف سے ظہرانہ

اسی روز گورنر جنرل نے ایک بجے اپنی قیام گاہ پر ظہرانہ پیش کیا۔ جس میں معززین شہر کو مدعو کیا گیا۔ چنانچہ جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کے امیر مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد۔ جماعت ہائے احمدیہ کے پریذیڈنٹ پیرامونٹ چیف این کے گمانگا۔ جنرل سیکرٹری الحاج ایم۔ اے بنگے اور دوسرے دوست بھی گورنر جنرل کی دعوت پر اس ظہرانہ میں شریک ہوئے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

ضروری اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت مکرم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل کلکتہ کی مقاطعہ کی سزا ختم فرما دی ہے۔ البتہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر مندرجہ ذیل پابندیاں عائد کی ہیں:

(۱) کسی جماعتی تقریب یا جلسے میں تقریر کی اجازت نہ ہوگی۔ اگر کسی کی طرف سے ایسی دعوت ملے تو معذرت کر دیں۔

(۲) عیدین۔ جمعہ۔ نماز باجماعت۔ نکاح پڑھانے اور درس دینے کی اجازت نہ ہوگی۔ البتہ اپنے گھر میں اپنے اہل و عیال کو دینی تعلیم کے طور پر درس دینے میں کوئی روک نہیں۔

(۳) کوئی جماعتی عہدہ نہیں دیا جا سکتا۔

(۴) ایسے لوگوں سے جو اپنی مجلسوں میں سلسلہ یا مرکز کے کارکنان کے خلاف جا و بے جا تنقید کریں، خلا ملا رکھنے یا دوستانہ تعلقات رکھنے یا ان کی مجلسوں میں بیٹھنے کی اجازت نہ ہوگی۔

(۵) یہ پابندیاں تا اطلاع ثانی قائم رہیں گی۔

(۶) مولوی صاحب موصوف کی اہلیہ نے بعض مجلسوں میں مولوی صاحب کی مظلومیت کا اظہار کیا ہے جس کا طریق مناسب نہیں اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

خدا کرے کہ امام جماعت کی تنبیہ۔ معافی اور موجودہ پابندیاں ان کی اصلاح کا موجب ہوں۔ وَالْاَمْرُ لِلّٰہِ۔

ناظر امورِ عامہ قادیان

"بدر" کی اعانت ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے

ضروری تصحیح

بابت

احمدیہ مسلم کیلنڈر ۱۳۴۸ ہش

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے اس سال ہجری شمسی کیلنڈر شائع کیا گیا ہے اس میں مہینوں کے نام کی وجہ تسمیہ میں ایک غلطی ہو گئی ہے۔ ماہ امان کی وجہ تسمیہ اس میں یہ درج کی گئی ہے کہ اس ماہ فتح مکہ کے موقعہ پر قریشِ مکہ کو حضورؐ نے امان بخشی۔ یہ وجہ تسمیہ واقعۃً غلط ہے اصل وجہ تسمیہ یہ ہے۔ احباب درستی فرمالیں:

"اس مہینہ میں حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری جانوں تمہارے مالوں اور تمہاری عزت و آبرو کو ویسی حرمت بخشی ہے جیسی کہ اس نے حج کے دن کو حج کے مہینہ کو اور حج کے مقام مکہ معظمہ کو حرمت بخشی ہے"

(سیر روحانی فرمودہ ۲۸ دسمبر ۱۹۳۸ء تا مثیل ۲ صفحہ)
(اخبار الفضل ۲۶ جنوری ۱۹۴۰ء جلد ۲۸ نمبر ۱۹)
(تاریخ احمدیت جلد نہم صفحہ ۱۶)

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

یہ مت خیال فرمائیے

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پرزہ نہیں مل سکتا۔ اور یہ پرزہ نایاب ہو چکا ہے۔ آپ فوری طور پر ہمیں لکھئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ رابطہ پیدا کیجئے کار اور ٹرک، پیٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے ہمارے ہاں ہر قسم کے پرزہ جات دستیاب ہو سکتے ہیں۔

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

تار کا پتہ "AUTOCENTRE" فون نمبرز 23—1652، 23—5222

سپیشل گم بوٹ

جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں!!

مختلف اقسام، دفاع۔ پولیس۔ ریلوے۔ فائر سروینز۔ ہیوی انجینئرنگ۔ کیمیکل انڈسٹریز۔ مائنز۔ ڈیریز۔ ویلڈنگ شاپس۔ اور عام ضرورت کے لئے دستیاب ہو سکتی ہیں۔

گلوب ربڑ انڈسٹریز

آفس و فیکٹری
۱۰۔ پربھورام سرکار لین کلکتہ ۱۵
فون نمبر ۲۴ — ۳۲۷۲

تار کا پتہ
گلوب ایکسپورٹ

شو روم
۳۱/۱۰ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۱
فون نمبر ۳۴ — ۱۰۴۰

درخواستِ دعاء

خاکسار اس سال بی۔ ای کیمیکل انجینئرنگ کے تیسرے سال کا امتحان ماہ ہجرت (مئی) میں دے رہا ہے۔ میری اعلیٰ اور نمایاں کامیابی کے لئے بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں دعاء کی درخواست ہے۔

خاکسار:
محمد ساجد قریشی بی ایس سی
شاہجہان پور (یو۔ پی)